جملہ حقوق محفوظ

جانورستان

یعنی

آفتاب اردو شمس العلماء مولینا مولوی محمد حسین صاحب آزاد
کی مطلع بیخودی پر دوسری کرن

جسمیں درندوں - پرندوں - چرندوں کے ظاہر و باطن
پر نہایت پیاری زبان میں روشنی ڈالی ہے

حسب فرمایش

آغا محمد طاہر نبیرۂ حضرت آزاد

۱۹۲۲ء

میرا میر بخش نے کریمی پریس لاہور میں چھاپا

قیمت ۱۰/

عرصہ ہوا جب کہ ادب اُردو کا آفتاب وحشت اور بیخودی کی گھنگھور گھٹاؤں میں چھپتا ہوا تصوف اور الٰہیات کے دُھندلے مطلع پر چمکا تھا۔ اسکی پہلی کرن (سپاک و نماک) تو میر ممتاز علی صاحب کی کوشش سے عالم وجود میں آئی۔ مگر افسوس ہیئت بیگانگی کا مجموعہ طرح بطرح کے خیالات پریشاں کے چھینٹوں سے ایسا مکدر نکلا کہ پناہ بخدا جب اس تخیل کی آندھی ہوئی رَد کو مولنا کا قلم ہی نہ سنبھال سکا تو اور کوئی کیا سمجھتا۔؟

سپاک و نماک کے بعد طبیعت میں بہت کچھ سکون آ گیا تھا۔

معمولی سیر و تفریح کے علاوہ اکثر وقت تالیف و تصنیف ہی میں صرف
ہوتا تھا۔ اگرچہ اپنی زندگی میں اپنا لکھا ہوا ایک پُرزہ کسی کو نہ دیتے تھے۔
نہ ہی معلوم ہو سکتا تھا کہ ہر وقت یہ کیسے موتی پروئے جا رہے ہیں ؟
لیکن اس وقت مولنا کی آخری عمر کی دولت جس قدر بھی ہمارے
سامنے ہے۔ وہ عموماً تصوف اور الٰہیات پر ہی ہے۔ اور ان
ضخیم مسودوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر دماغ میں اسی قسم کے مضمون موجیں
مارتے ہونگے۔ مگر پھر بھی کبھی کبھی پُرانے بھولے بھٹکے خیالات بھی سامنے
ہاتھ باندھ کر آکھڑے ہوتے ہونگے۔ قلم کی ہزار ہزار منتیں کرتے ہونگے۔
حسرت بھری نگاہوں سے کاغذ کا مُنہ تکتے ہونگے۔ جب کہیں جا کر
مولنا ان کو اپنے احاطہ تحریر میں داخل ہونے کی اجازت دیتے ہونگے
ایسے ہی تخیلات کے مجموعہ میں سے یہ ایک جانورستان بھی ہے۔
اُردو کی ابتدائی درسی کتابوں میں مولنا نے پہلے بھی جانوروں
کے قصے لکھے ہیں جنمیں جانوروں کی ظاہری شکل و صورت خاص

خاص حرکات وعادات بہت آسان اور سیدھی سادھی اُردو میں بیان کیے ہیں۔ جن سے فقط بچوں کی معلومات اور دلچسپی زبان اُردو کے ذریعہ بڑھانی منظور تھی۔

اگرچہ جانورستان میں بھی اکثر انہیں جانوروں کا ذکر ہے۔ مگر فرق زمین و آسمان کا ہے۔ اسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف عالم تصور میں آنکھیں[1] بند کیے بیٹھے ہیں۔ پرندے۔ چرندے۔ درندے باری باری سے پیش ہو رہے ہیں۔ کوئی اور آنکھ ان کو اور انکی حقیقت کو دیکھ رہی ہے۔ یہ کاغذ۔ قلم۔ دوات یہ باادب اپنی رسیلی زبان میں انکے ظاہر و باطن پر روشنی ڈالتے چلے جاتے ہیں۔ جگہ جگہ اپنے

---

[1] اس حال کی عبارت پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ استغراق نے اپنے وجود سے اس قدر بیگانہ کردیا تھا گویا تمام تحریر میں ایک حرف بھی اپنی طرف سے نہیں لکھ رہے ہیں۔ سب کچھ کسی اور کے حکم سے لکھا جا رہا ہے۔ علم تصوف کے جاننے والے بتا سکتے ہیں۔ شاید ایسی حالت بھی ہو جاتی ہو ۱۲

رنگ کے چھینٹے بھی دیدیتے ہیں۔

اِس رسالے میں سب سے زیادہ قابل قدر یہ بات ہے۔ کہ زبان کی بے تکلفانہ ادائیگی اِس سے بہتر آج تک کسی کتاب کو میسر نہیں آئی۔ گویا آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ مسودے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ فیضی کی کسی کتاب کے کچھ نقش دل پہ باقی تھے جو کبھی اطمینان کی گھڑیوں میں کاغذ کی سرزمین پر آ گئے کیونکہ کتاب کے باہر یہ عبارت لکھی ہے۔ عِنایا لِمبیاءِ

عَرَّبَہٗ ابو الفیض الفیضی الاکبر شاہی فجعل عین العِلم

اصلہ من افلاطون الابرہی

سپاک و نماک کامیاب نہ ہوسکی۔ نہ ہونی چاہیے تھی۔ اول تو وحشت نے قلم کو تخیل کے دریائے بے پایاں میں اِس قدر لرزاں کر رکھا ہے کہ فقرے فقرے اور جملے جملے کے بعد مضمون مشرق سے مغرب میں جا پڑتا ہے۔ دوسرے اصل مضمون سے ہمارے ملک کو کوئی تعلق

نہیں۔ آتش پرستوں کی مذہبی کتاب کا چربہ ہے۔ نہ ہم ان رمزوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ نہ ایسے خیالات ہمارے ملک میں کبھی پھیلے۔ پھر اسکے پڑھنے سے دل لگی ہو تو کس طرح۔؟ لوگوں نے مولانا کی تصنیف سمجھکر پڑھا بھی کسی نے کچھ سمجھا کسی نے بالکل نہ سمجھا۔ مگر یہ ضرور معلوم ہو گیا کہ جب مشرقی زبانوں کے فلاسفر کے دماغ میں تخیل کے دریا نے تلاطم برپا کیا تو پھر یہ ہوا!

اس وقت کئی رسالے حالت سکون کے لکھے ہوئے موجود ہیں ان میں زبان بہت پیاری اور میٹھی ہے مضمون بھی ترتیب وار ہیں۔ اکثر ہندوستان سے تعلق رکھنے والی چیزوں کا بیان ہے اگرچہ کہیں کہیں وہی رنگ جھلک مارنے لگتا ہے مگر وہ بھی لطف کو بڑھا ہی دیتا ہے۔ اس وقت یہ جانورستان کا عجائب خانہ مختصر سے کاغذی وجود کی منزل میں آیا ہے۔ اگر اس نے قبولیت کا درجہ پایا تو امید ہے کہ انشاءاللہ وہ باقی

رسالے بھی آب و تاب سے میدان میں نکلینگے اور چمکینگے دیکھنے والی آنکھیں دیکھینگی کہ مولانا کی دیگر تصانیف کی مانند یہ رسالے بھی سب سے انوکھی شان لیے ہوے الگ نظر آئینگے۔

دعا کا محتاج طاہر نبیرہ آزاد

سِدہنا گہنشیا آہتّاہنا

عنایا لیپاء

اَسّی ارمیتا ہا

ہم وہ دیتے ہیں جو تُو مانگتا ہے۔ ہم جانتے ہیں جو تُو مانگتا ہے
ہم دے سکتے ہیں جو کچھ تو مانگتا ہے۔ ہم وہ ہیں کہ تجھکو۔ یہ د۔ کیا۔ ہمت
کیا۔ اور ایسا کیا کہ تو جانتا ہے جیسا کہ تو ہے۔ اور اس سے زیادہ۔
اور اس سے بھی زیادہ۔ اور زیادہ سے بھی زیادہ۔ تو پرندکی باتیں جانتا
ہے کہ جو اِن میں ہیں۔ اور وہ اِن میں نہاں ہیں۔ ہم بتائیں۔ تو اس
طرح کرے تب وہ ظہور کریں۔ ہم دیتے ہیں' لکھ' اور کر' ظہور دیکھے گا'
میں نے کہا۔ اے مہاراج میں تو حاضر حکم ہوا۔ لکھ۔ اور جو تُو مانگے گا
تو دواب کے لیے بھی ہوگا۔ ہم ہم ہم ہیں۔ اور ہونگے۔ اور ہونگے

اور ہونگے - تو ہو - وینگے - اور وینگے - اور دینگے - میں نے سجدۂ
شکر کا کیا - اور پھر متوجہ ہوا - حکم ہوا - لکھ - پہلے ہماری آفرینش پرندوں
کا جس پر ہُمی باز ہے -

باز

وہ شکاری جانور ہے - مگر جس طرح ہم کہیں اُس طرح پالو اور سدھاؤ
تو ایسے کام کرے کہ تُو اور جو دیکھے حیرت کرے - اچھا جب سے پکڑو
تو ۳ دن تک گوشت نہ دو - جب بھوکا ہو - روٹی دکھاؤ - پیٹ ظالم
ہے - وُہ کھائیگا - ۳ دن کے بعد گوشت دو - کھائیگا - اور خوش ہوکر
کھائیگا - ۷ دن تک گوشت ہی دو - اور جب وہ پانی میں بھگو کر دو -

---

۱۵ ہم جانتے ہیں - ہم نے انکو آفرینش دی - انکو کن کن نعمتوں کے ساتھ تمہارے
پیدا کیا - ہم کچھ انہیں سے بتاتے ہیں - تم انہیں نہ کرو جو ہم بتائیں - تو اور دیکھو گے -
خوش ہوگے - اور آفریدہ سے آفریدگار کو جانوگے - اور مانوگے - کہ ہے! زہے!
زہے! یہی معنی اس نام کے ۱۲

وہ خوش نہ ہوگا۔ مگر نہ کھائے تو کرے کیا۔ ۷ دن کے بعد اسے شکار کا
گوشت دو۔ وہ جب کھائیگا تو بڑا خوش ہوگا۔ ۴ اور ۵ - ۹
دن تک یہی دیے جاؤ۔ وہ کھائیگا۔ اور رات کو چیل کی بولی میں
بولیگا۔ اسکی بولی کو ہم سمجھتے ہیں۔ وہ کہیگا۔ ارے کمبختو! میں بھوکا ہوں
کچھ مجھے کھانے کو تو دو۔ ارے آپ بھی کھاؤ گوشت کچھ بری چیز تو نہیں
دو تین بولیاں بولیگا۔ کوئی نہ سمجھیگا۔ گھر والے کہیں گے۔ بھوکا ہے
کوئی اسے کچھ دو۔ یہ بات کہیں ہوگی۔ بہت تو یہی کہ کوئی پروا بھی نہ کریگا۔
مگر چاہیئے کہ اسے دیں۔ وہ ۳ پہر کے بعد مانگتا ہے۔ دینا چاہیئے۔ یہ ۹
دن اس پر بہت بھاری ہوتے ہیں۔ جب یہ ہو جائیں تو اسے داہنے
ہاتھ میں گوشت۔ اور بایاں ہاتھ دکھانا چاہیئے۔ یہ قدرۃ خدا کی ہے کہ
وہ آن بیٹھے گا۔ اسے دائیں ہاتھ سے گوشت کھلانا چاہیئے۔ اسکی غذا
ہر دفعہ میں چھٹانک گوشت سے زیادہ نہیں ہوتی۔ وہ اشارے سمجھتا
ہے۔ مگر بولنا اسے بھی چاہیئے سمجھیگا۔ اور دور ہوگا تو آواز پر آئے گا۔

۷ دن اس طرح رکھیں۔ آٹھویں دن باولی دیں۔ باولی دینی کسی کو نہیں آتی۔ اور ہے سیدھی بات جس شخص سے ہلا ہوا ہے۔ وہ ہاتھ پر لیکر میدان میں کھڑا ہو۔ اور ایک اور شخص۔ بارہ یا چودہ قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہو کر گوشت دکھائے۔ باز وار اشارہ کرے۔ یہ اُڑ کر اسپر جائیگا۔ وہ اِسے کھلائے۔ جب آدھا کھا چکے تو یہ جاے گوشت اُسکے ہاتھ سے لیلے۔ اور اپنے ہاتھ پر بلاے۔ وہ آ جائیگا۔ یہ اُسے لیکر اپنے مقام پر آ کھڑا ہوگا۔ وہ منہ کھلائیگا اور طعمہ کو چھپا لیگا سامنے والا پھر دکھائیگا۔ یہ اُڑ کر جائیگا۔ اور وہ کھلائیگا جب چار منہ مارے تو وہ کہے۔ یہ گوشت تمہارے باوا کا تو نہیں؟ باز رُکیگا۔ اور اُسکا منہ دیکھے گا۔ غیرۃ کھائیگا۔ اور پھر ہیچ نہ ڈالیگا۔ باز وار اُدھر سے آواز دیگا۔ یہ اُڑیگا اور اسکے ہاتھ پر آ بیٹھے گا۔ یہ ہو۔ اور اُسکی تعریفیں کرے اُس میں اپنے اقبال اور خوش نصیبی کا اظہار بھی ہو۔ اور اپنی لیاقۃ اور روانائی کی خوبی۔ اور ساتھ ہی اُسکی خوبیاں۔ اور خوبیاں۔ اور

بھلائیاں - اور بُرائیاں - اور بہادری اور دلاوری کہ شکار کریگا - اور ماریگا - وہ کوّا اُڑا جاتا ہے - تو! ایک پرواز میں - اور وہ مارا! اور وہ چیل! یہ ہے کیا؟ تو اُٹھا اور اوپر - گردن مروڑی - اور تو سامنے سے بھد تو کیا ہے؟ دونو گُل مُل گُل مُل گتھم گتھا اور زمین پر گرے - وہ نیچے لوٹ پوٹ لوٹ پوٹ اور تو اوپر واہ وا - واہ وا - ایلو - وہ بلی جاتی ہے - چھو - اری ٹھو - ایک جھپٹ میں گردن پر - اہاہا واہ ، او میرے بہادر واہ - تو اس کی گردن توڑے؟ نہ توڑے - بوٹی تو ایسی کُتر یگا جیسے قینچی سے - تو بڑا بہادر - اور بڑا بہادر - وہ بھی پنجہ کی بُری - وہ ذرا کر پنجہ اوپر پھرائیگی - تو پنجہ ہی پر چونچ ماریگا - اور کُتر دیگا - تڑپیگی - پر جا کہاں سکے - تو بھی اور وہ بھی - گتھم گتھا - اور گتھم گتھا - اوپر تلے اوپر تلے - دیکھ میں آج تجھے ایک اور تماشا دکھاتا ہوں - جب پانچ دن اس طرح گذر جائیں تو ایک رات اُسے بھوکا رکھے - صبح کو باہر میدان

میں جائے اور ایک فاختہ پر چھوڑے ۔ فاختہ جب اپنی اُڑان
میں جاتی ہے تو بہت تیز جاتی ہے ۔ بازدار جس وقت اُس پر
چھوڑے تو ہمیں یاد کرے ۔ ہم دینگے اسے راہ ۔ ہم دینگے اُس کے
بازوؤں کو قوت ۔ اُسکے پروں کو پرواز ۔ وہ ایسا تیز جائیگا کہ اُسکے اوپر
سے گریگا ۔ اِسکا اُلٹا پنجہ اُسکی گردن پر ہوگا ۔ وہ تڑپیگی ۔ ہم اسکے
پنجے کو ایسی گرفت دینگے کہ نکلنا ممکن نہیں ۔ یہ عادۃ الٰہی ہے ایسی کہ
وہیں بیٹھ جاتا ہے ۔ بازدار سے کوئی ۳۰ قدم سے زیادہ دور نہیں ۔
یہ دوڑتے ہی چیخ کو جھپٹتی ہیں ۔ اور مُلاقہ اسکی آنکھوں پر چڑھا دیتا
ہے ۔ اور بایاں ہاتھ سینہ کے نیچے رکھکر اُٹھا لیتا ہے ۔ ایک اور
شخص فاختہ کو پکڑ لیتا ہے ۔ وہ زندہ ہوتی ہے ۔ ذبح کرتے بھی ہیں
نہیں بھی ۔ کبھی اسکا ایک بازو پنجہ کی گرفت میں آتا ہے ۔ چھوٹنا کجا؟
یہ ہماری گرفتیں ہیں ۔ کبھی وہ تڑپ کر امنٹ کرتی ہے (پہلے اس سے
کہ گرفت میں آئے) اسکے پنجے سینہ اور پہلو پر پڑتے ہیں ۔ وہ جگہ

ایسی ہے کہ اُسکی گرفت کے لیے پنجہ چھوٹا ہے۔ فاختہ نکل جاتی
ہے۔ اور باز وہیں بیٹھ جاتا ہے۔ وہ اُس وقت خفا ہوتا ہے کبھی
زمین پر ہوتا ہے تو بازدار دوڑ کر اُٹھا لیتا ہے۔ کبھی درخت پر نظر کبھی
آتا ہے کبھی نہیں۔ اُس وقت مشکل ہوتی ہے۔ ہمارے باز کا بُلانا
مشکل نہیں بازدار پکارے۔ مُنا کا۔ مُنا کا۔ ۵ دفعہ۔ ۷ دفعہ
بہت ہُوا تو ۱۰ دفعہ۔ وہ آپ اُڑ کر ہاتھ پر آ بیٹھتا ہے۔ یہ اسکی بڑی
تعریفیں کرتا ہے۔ اور پھسلاتا ہے۔ گئی تو گئی۔ وہ بھی کیا! اسکے
نظر آئی تو بھلا کب چھوڑتا ہے۔ دوسرے سے کہتا ہے۔ وہ کہتا ہے
یہ بڑا۔ یہ بُرا۔ اجی یہ بھلا۔ یہ نہیں چھوڑیگا۔ ماریگا۔ پہلا کہتا ہے۔
یہ بہری؟ وہ کہتا ہے۔ بہری پر لگے چھوڑ دو اسے۔ پہلا کہتا ہے۔ لی۔
دوسرا کہتا ہے۔ لے تو طُعمہ کھالے۔ باز نہیں لیتا۔ پہلا پھر تعریفیں
کرتا ہے۔ جی۔ یہ غیرۃ والا۔ دوسرا کہتا ہے۔ بڑی غیرۃ۔ پر غیرۃ
کس سے؟ وہ کچھ ہو بھی! ہیں وہ فاختہ۔ وہ ہے کیا چمگادڑ۔

پہلا کہتا ہے۔ چمگاڈڑ سے تو اسکی لاگ ہے! دوسرا کہتا ہے وہ بےایمان
ہے۔ بُری پہلا کہتا ہے۔ پھر بُروں کا تو یہ اُستاد۔ پھر کہتا ہے۔ لو۔ یہ
کھالو۔ وہ نہیں کھاتا۔ پھر تعریفیں۔ ۵ دفعہ کی تعریفوں میں غصہ اُترتا
ہے۔ کبوتر پر بھی یہی ہے۔ تیتر کا شکار ان میں آسان ہے خرگوش
پر بھی یہی۔ وہ بچ نہیں سکتا اس سے۔ یہ پکڑتے ہی اسکی گردن کُترنی
شروع کر دیتا ہے۔ اُسکے پنجے نیچے کی طرف زور کرتے ہیں۔ اسے خطر نہیں
یہ ہیں باز کی باتیں۔ شکار کو کھو تو وہ ہرن پر بھی جا بیٹھتا ہے اِسے
سدھائیں تو ہرن کی آنکھیں پھوڑیگا۔ مگر یہ اچھا نہیں۔ ہرن بڑا
نیک جانور ہے۔ اسے ہم نے پاک پیدا کیا ہے۔ جو ہمارا ہو۔ اُسکا
شکار نہ کیا کرے۔ ہمیں وہ عزیز ہے۔ جو ہمارا ہو اُسے وہ بھی عزیز
ہے۔ ہم اُسے عزیز رکھیں گے۔ یہ ہم نے اس لیے کہا کہ تو راجہ ہے
قتل تیرے آگے کچھ بات نہیں۔ تو مرتکب اِس امر کا نہ ہو۔ شکار بُرا
ہی ہے۔ سب چھوڑ تو نہ کیا کر۔ ہم تجھے اسکے عوض میں اور کچھ دینگے

وہ اِس سے بہت بلند۔ اونچ۔ اور اونچ۔ اور اونچ۔ دیکھو! یہی ہو!
جیو ہتسا یہی ہے! جو کر ینگا[1] یہاں آنا ہوگا۔ اور یہاں کی کلفتیں تم دیکھ
رہے ہو۔ بُری۔ اور بری۔ اور بُری۔ ہمیں اللہ نے بتایا ہے۔ ہم نے
تمہیں بتایا ہے۔ دیکھو! نہ بھولنا! سبے چند۔ دیکھ! نہ بھولیو! ہم نے
تجھے رکھا ہوا ہے۔ اِسی دن کے واسطے کہ تو یہاں ہو گا۔ اور تیرا پرا کلا
عالم ناسوت میں جاکر ہو گا پروفیسر آزاد۔ وہ ہو گا حامل زعامۃ
کبریٰ کا تو درُست۔ وہ دُرست۔ تو نہ ہوا[2]۔ وہ کیو نکر ہو[3]۔ اور وہ تو ہوا۔
وہ دیکھ سامنے۔ پھر یہاں[4] ہے۔ وہاں نہیں۔ وہاں۔ تو جائے تو ہو۔
اے مہاراج بھلا میں؟ اب مجھ میں[5] وہ بات کہاں! اچھا سبے چند اب
ہم تمہیں دینگے۔ یہاں۔ اور وہاں۔ مہاراج کیا! ہم دینگے[6] تمہیں تحمل
اور برداشت۔ ہم دینگے تمہیں سب سے زیادہ محبۃ اور شوق پاکیزگی کا۔

---

[1] پھر عالم ناسوت میں آنا ہوگا ۱۲ [2] پاک اور درست [3] جو عالم ناسوت میں جائیگا ۱۲ [4] عالم ناسوت کے جانے کے لیے تجویز ہوچکا ۱۲ [5] اقتدار اور زور سلطنۃ کا اور سامان جس سے پاکیزگی سلامۃ رکھ سکوں ۱۲

حاشیہ: [illegible]

تم حُسن پرنہ آنا۔ رُپے اور حکومت پر نا۔ تم ہمیشہ حق پر رہنا حق ہم میں
ہے۔ اور ہم حق میں۔ تم رہنا ہماری طرف۔ ہم بتائینگے تمہیں کہ حق کیا
ہے؟ اور کس کی طرف ہے۔ تم اُسی طرف ہونا۔ یہ ہے! اسے نہ
بھولنا! اور ہم یاد بھی دلاتے رہینگے۔ اِسے ہماری رحمت جاننا۔ وہ
دنیا ہے۔ وہاں بھلا دے ہی بھلا دے ہیں۔ یاد کون دلائے؟
مگر کہ ہم ہم ہم ﷺ ~ ~ ~

لگر

یہ بُرا بُرا جانور ہے۔ اونچا اُڑتا ہے۔ اور بہت اُڑتا ہے۔
اُسے تعلیم اثر نہیں کرتی۔ اور چاہیں تو ہو بھی جائے۔ مگر یہ مشکل! پھر وہ
تو کیا ہو؟ ایک کبوتر۔ اور غذا اُسکی دن اور رات ہیں ہم اِسوقت
ہم اُس وقت۔ وہ اکثر جنگلی کبوتر پر نہیں گرتا۔ کابلی پہ گرتا ہو۔ یا فسادے
پر۔ خدا جانے اُسے رزق کون دیتا ہے؟ میں سچ چند! میں نے

اُسے پالا۔ وہ پلا۔ اور شکار بھی کیا۔ مگر وُہی۔ کہ کبوتر۔ مجھے بڑا رنج ہوا۔ میں نے کہا۔ چھڑا دو۔ چھڑا دو۔ لوگ دوڑ پڑے۔ اور چھڑا دیا۔ کبوتر بہت زخمی ہوا۔ میں نے اُسکا علاج کیا۔ قُدرتاً وہ اچھا ہوگیا۔ میں نے کہا کہ اب اسے چھوڑ دو۔ ایک سوار گیا۔ اور جنگل میں چھوڑ آیا۔ وہ تھا پلا ہوا۔ ایک کبوتر مارا[1]۔ اور پھر آگیا۔ مجھے رنج ہوا۔ میں نے کہا۔ اسے چھوڑ دو۔ وہ اس طرح کئی دفعہ گیا۔ اور پھر آگیا۔ میں نے کہا۔ رہنے دو۔ وہ گوشت ہی کھاتا تھا۔ ناچار وہی دینا پڑا۔ اُسکی عمر ۵ برس سے زیادہ نہ ہوئی۔ عالم حدوث! اِسکا بھی رنج ہوا۔ بازداروں کو کہا۔ جو ہیں وُہ ہیں۔ اور نہ لینا۔ حکم ہُوا۔

چُرّہ

یہ ہمارا عزیز جانور ہے۔ اسے ہم نے بہادر اور دلاور پیدا کیا۔

---

[1] اسکے معنے یہ تھے کہ آپکے لیے شکار مار کر لایا ہوں ۱۲

اور غذا اُسکی اُسی پر رکھی - وہ چاہتا تو اور جانوروں کی طرح میوہ سے یا اور
نباتات سے جان وتن کو پالتا۔ مگر ہم نے اسکو گوشت پر رغبتہ دی - وہ
شکاری ہوا۔ ہم نے لوگوں کو شوق دیا - پالتے ہیں اور اِس سے شکار
کھیلتے ہیں - ہم باز کو جس طرح طیار کرتے ہیں وہ اور بات ہے - اِسے
جب پکڑیں تو چاہیے کہ ہاتھ پر نہ بٹھائیں - لکڑی کا ایک پوٹا مثلث
مکعب تراشیں - اُسے زمیں پر رکھ دیں - اِسکی نوک - آدھ بالشت یا کچھ
زیادہ کاٹیں - اِسمیں پھر موٹھ تراشیں - اِس طرح کہ پکڑ کر اُٹھا سکیں -
جُرّہ کو اس پہ بٹھایا کریں - ۵ دن تک اسی طرح - غذا وہی جو باز کی -
اُسکے ۳ دِن - اِسکے ۵ دِن - اور یہ اِس لیے کہ وہ مادہ ہے یہ نر ہے
چھٹے دن اِسے ہاتھ دکھائیں - وہ آپ آن بیٹھے گا - ہاتھ دکھانا وہی
کہ گوشت دکھانا - ۵ دِن تک اسی طرح - کچھ ہاتھ پہ - کچھ اُس پہ رکھیں -
چھٹے دن گوشت ۱ قدم کے فاصلہ سے دکھائیں - وہ اُڑ کر جا بیٹھیگا -
کوئی چار پانچ چونچیں مارے تو گوشت کو ہٹا لیں - اور پہلا پھر دکھائے -

وہ ادھر آجائیگا - ۴ - ۵ چونچیں کھائیگا - یہ بھی ہٹائیگا - اس طرح
کم سے کم ۴۰ دفعہ بلکہ ۵۰ - ۶۰ - ادھر سے اُدھر - اور اُدھر سے اِدھر
کریں - یہ پہلے دن کی بات ہے - اور یہ تعلیم ۸ دن جاری رکھیں - نویں
دن اسے ہاتھ پر لیکر باہر جائیں - اور کوئی کبوتر اُڑتا دیکھکر اُسپر چھوڑیں -
وہ اُڑیگا - اور اوپر جاکر اسپر گریگا - گریگا تو ایسا گریگا کہ ہمتکرے - اور ایسا
آئیگا - جیسا گولا اوپر سے - اور ٹھیک اُسی پر آیا - اور نشانہ پر لگا -
کبوتر کی کیا مجال کہ سرک بھی سکے - وہاں سے چکر مارتا ہوا ہاتھ پر
آئیگا - اور خوش آئیگا - کہ شکار مار کر لایا ہوں - وہ اسے کھائیگا نہیں
معلوم ہوگا کہ دکھاتا ہے اور خوش ہوتا ہے ؛

اسکا شکار بھی کبھی نکل جاتا ہے - وہ بُرا مانتا ہے اور اُسکا تعاقب
کرتا ہے - پھر حلقے مارتا ہے اور گرتا ہے - ۲ - ۳ - اِس میں آگیا تو
آگیا - نہ آیا تو ہاتھ پر آبیٹھتا ہے - اور معلوم ہوتا ہے گویا کچھ خفا ہے
اِسے خفا کہو - یا شرمندہ سمجھو - باز دار اُسکی دلجوئی کرتا ہے اور جیبا میں

وہ بھی۔ مگر اُس قدر نہیں کہ باز کی۔ وہ بہت غصیلا، اور کڑوا اور مزاجدار ہے۔ باز کی آنکھیں زرد۔ جُرّہ کی سیاہ ہوتی ہیں۔ میں نے بھی بہت پالے۔ اور جنگل میں چھوڑ وادیے۔ اور وہ پھر پھر کر آئے۔ ایک ایک جُرّہ پانچ پانچ دفعہ آیا۔ آخر جنگلی ہو گیا۔ قید اُسے بھی ناگوار تھی۔

بہری

یہ بڑی تیز پر۔ اور دونوں سے زیادہ شکار کی شائق ہے اور زور میں بھی باز سے کم نہیں۔ ہم نے اِسے باز سے زیادہ خوبصورتی دی۔ اور خوش مزاج کیا۔ اِسے جب پکڑ کر لاتے ہیں تو جُرّہ ہی کی طرح پالتے ہیں۔ وہ کبوتر پر خوب آتی ہے۔ سیدھی اور جھپٹ میں لیجاتی ہے اگر چوک جائے تو پھر پلٹ کر آتی ہے۔ کبوتر انٹیں کرتا ہے۔ اور پیچ بھی سکتا ہے۔ وہ ۲-۳ چوٹیں کرتی ہے اور ہماری بہری ہو تو آجاتی ہے۔ اور طرح پالیں تو درخت پر بیٹھ جاتی ہے۔ بازدار

ڈھونڈتے پھرتے ہیں - مل جائے تو بلاتے ہیں - بیا بیا بیا کرتے ہیں - وہ سنتی بھی نہیں - سامنے بیٹھی ہو - بہتیرا بیا بیا کرتے ہیں وہ اِدھر دیکھتی ہے - اُدھر دیکھتی ہے مشکل ہی سے آتی ہے میں نے بہت پالیں - اور اُڑا اُڑا دیں - پھر آئیں پھر - پھر آئیں - پھر یہ کوئی دس دفعہ آئیں - آخر جنگلی ہو گئیں میں نے شکر خدا کیا - اور کہدیا کہ اب نہ لایا کرو - لاتے ہیں چھڑوا دیتا ہوں یا بندی اُسے بھی تو بھلی نہیں لگتی - میں کیوں کروں ؟ اُڑتی پھرو - جو رزق ایشور نے دیا ہے کھاؤ - خوش رہو - ہم اِس طرح بھی دیکھکر خوش ہونگے - تم اپنی بہار میں ہو تو اور بھی خوش - ب ج

شکرہ

یہ جانور ہم نے بڑی خوشی کے وقت میں پیدا کیا - وہ ہمیشہ خوش رہتا ہے - اور جب دیکھو گویا تبسم کررہا ہے - وہ قد و قامت میں

سب سے چھوٹا ہے۔ مگر ہمتہ اور حوصلہ میں کسی سے کم نہیں۔ وہ چڑیا پر
بھی گرتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ کبوتر پر۔ اِس پر اگر زور پڑ جائے
تو گتھم گتھا ہو کر نیچے آن پڑتا ہے۔ مگر چھوڑتا نہیں۔ جب پکڑیں تو
اُسکے پالنے کا طریقہ وُہی ہے۔ اُسکی باؤلی اور طرح بھی ہے کسی
مُرغ یا مرغی کا بازو ایک رسّی میں باندھ کر اُچھالتے ہیں۔ اور اُسے
ایک دو چکّر دیتے ہیں۔ بازدار شکرہ کو دکھاتا ہے۔ اور ہاتھ سے
اُدھر اشارہ دیتا ہے۔ یہ اُڑ کر اُسے لیتا ہے۔ بازو گردش میں کسی
مقام پر ہو۔ وہ بھوکا ہوتا ہے۔ اور گھبرایا ہوا ہوتا ہے۔ تو بھی لیتا
ہی ہے جب لیتا ہے تو زمین پر بیٹھ جاتا ہے۔ باؤلی اسکی ۱۲ دن
اور روز شام کے وقت کم سے کم ۵ یا ۶ جھپٹ ہوں۔ تیرھویں دن
آرام۔ چودھویں دن شکار پر چھوڑتے ہیں۔ پہلے دِن کسی چڑیا پر۔
دِن بھر میں پانچ دفعہ۔ دوسرے دن کسی مینا پر۔ دِن بھر میں ۳ دفعہ
چوتھے دن آرام۔ چڑیا اُڑتی ہوئی نہو مینا بھی بیٹھی ہوئی ہو۔ ایک دن آرام دیکر
فاختہ پر۔ وہ بھی بیٹھی ہوئی۔ دِن میں ۳ دفعہ۔ یہ بھی ۳ دِن۔ ایک دن

پھر آرام - اب کبوتر پر - وہ بھی بیٹھا ہوا - یہ اس پر کرتا ہے - مگر قاعدہ نہیں
دونو لوٹ پوٹ - باز دار دوڑ پڑتا ہے - اور چھوڑا کر ہاتھ لیتا ہے - اسکا
خون چٹاتا ہے اُنگلی سے - وہ چاٹتا ہے اور اُنگلی کو نہیں کاٹتا - یہ
ہر شکار میں ہونا چاہیے - اگر وہ نا کام رہے تو خفا ہوتا ہے - اسکی بھی
دلداری اور بڑی تعریفیں ہوتی ہیں - میں نے بہت شکرے پالے
جب وہ کرنے لگے تو مجھے جیو ہتیا یاد آئی - میں نے کہدیا کہ اب نہ لاؤ -
جو تھے اُنہیں چھڑوا دیا - وہ پھر پھر آئے - میں نے پھر رخصت ا وہ
نر ہوتا ہے - اور قوم میں شادی کرتا ہے - ما دہ اُسکی بہت خوبصورت
ہم نے دی - وہ شکرن نہیں - اُسکی نسل اَور ہے - وہ بہری سے
چھوٹی ہوتی ہے - اِسکا اور اُسکا مُنہ ایک سا - مگر وہ بہ نسبت اسکے
بدن کی اوچھی - اور تیز پر ہوتی ہے - وہ بھی پہاڑ میں ہوتے ہیں -
جس طرح باز جُرّہ وغیرہ پہاڑ میں ہوتے ہیں اِسی طرح شکرے اور اِنکے
مادہ بھی پہاڑ میں ہوتے ہیں - وہیں رہتے ہیں - اور وہیں سے پکڑے

جاتے ہیں۔ وہ گرم ملک میں آتے جاتے ہیں۔ کوئی پالے تو اُدھر کی
سی برداشت کرتے ہیں۔ ہم انہیں تحمل دیتے ہیں۔ اور مزاج اُدھر جیسوں
کو بھی ایسی برداشت دیتے ہیں کہ خوش رہتے ہیں۔ خوشی اُنکی زندگانی
کو قوۃ دیتی ہے۔ زندگانی تمہیں عزیز ہے۔ اُسکے اور اسکی قوۃ کے
دینے والے ہم ہیں ! ہم ہم ہم۔ ہے ہے۔

جو جانور اس ملک میں نہیں۔ اُنکا ہم نے بیان نہ دیا۔ ہند رہے
اسے پڑھکر کیا کہیں گے۔ سمجھ میں نہ آئے دل کیا خوش ہو۔ جو چاہو
دیکھو ! اب ایک خوشی کا جانور ہم تمہیں دکھاتے ہیں۔ لوگ اسے
بھی دُکھ دیکر یہ قصاص اپنے آپ میں دکھاتے ہیں ! اچھا لکھو !

کبوتر

کبوتر ایک ایسا جانور ہم نے بنایا ہے کہ جو اُسے دیکھتا ہے
خوش ہوتا ہے۔ وہ قسم قسم۔ بہت قسم ! ہمیں انمیں سے شیرازی

اور خال پسند ہوئے۔ جو اُنہیں دیکھتا ہے خوش ہوتا ہے۔ انکی نسل
خوب ہوئی اور خالص ہوئی۔ اِس لیے خوب! جہاں آمیزش ہوئی
وہیں بگڑے۔ بگڑے کیا؟ وہ جو بات تھی وہ نہ رہی۔ نسل ہمیشہ پاک
چاہیے۔ وہ غلط ایسا بُرا ہوا کہ یہ لفظ بُرائی کے لیے ہو گیا شیرازی
اور خال کو ہم نے ۴ رنگ دیے۔ چاروں خوش ہوئے اور سب کو
خوش آئے۔ اُن میں کابلی بھی اچھے ہوئے۔ وہ گرہ باز کہلائے۔ ان
میں وفاداری بہت ہے۔ اور جہاں ہوں مِل جاتے ہیں۔ اِنمیں
ایک خاصیت ہے کیسا ہی کسی کا ہلا ہوا کبوتر ہو۔ ہمارے طور پر
اُسے لو۔ تمہارے یہاں رہیگا۔ اور ویسا ہی ہل جائیگا۔ تم جو لو تو
جوڑے جوڑے لو۔ اور وہ ۵ سے کم ہوں۔ انہیں دانہ دو۔ مگر
پیٹ سے کم۔ جب ۵ دِن گذریں تو اُنہیں ایک اونچی سے اونچی
ممٹی یا بالاخانہ اور چھتری ہو تو بہت ہی خوب۔ اِس پر بٹھا دو۔ دن
میں دو پہر وہاں رہیں۔ پھر چاہو تو اُتار لو۔ نیچے پھرتے رہیں۔ بند کر دو

پھر کھولدو - اوپر بٹھادو - بیچ میں تھوڑا تھوڑا دانہ دیتے رہو - ۷ دن
اس طرح گذریں - مگر خیال رہے کہ دو پہر برابر ہو اور پھر تھوڑی تھوڑی
وہی اوپر سے اوپر - آٹھویں دن - کبوتریوں کو پاسے بند کردو - اور
نروں کے پر کھولدو - نیچے دانہ دو - نر اُتر آئینگے - وہ دو چار دانے ہونگے -
کھائینگے - اور ادھر اُدھر دیکھیں گے - انہیں چھیپی کے اشارہ سے اِس
طرح اُٹھاؤ کہ وہیں جا بیٹھیں جہاں مادہ پابند ہیں - پھر دانہ ڈالو پھر اُسی
طرح اُٹھادو - اِسے بھرتی دینا کہتے ہیں یہ ۱۰ دفعہ ۱۲ دفعہ ہوتی رہیں -
اور اِس سے زیادہ ہو تو اور بھی خوب ! یہ ۱۲ - ۱۴ - ۱۲ - ۱۴
دن تک ہوتا رہے - پندرھویں دن انہیں ایسا ہانکو کہ ذرا اونچے
اُٹھیں - وہ اُڑینگے - اور جلد آجائینگے - جب وہ آئیں تو نیچے دانہ دو
تھوڑا - اور ذرا تھم کر پھر اُڑادو - وہ اُڑینگے اور پھر آجائینگے - جب
۱۲ - ۱۴ بلکہ ۱۵ دن ہو جائیں تو پھر چھوڑ دو - وہ اپنے زور میں
پھر آپ ہی اُڑینگے - اور اونچے جائیں گے - انہیں پہلا گھر یاد آئیگا -

اور اسے دیکھیں گے۔ جب ادھر کا رُخ کرینگے۔ کبوتریاں کہیں گی ہم تو یہاں بیٹھی ہیں۔ کوئی کہیگی ہیں۔ آئے ہیں تو یہاں۔ کوئی اَور کہیگی تم چلے کہاں؟ ہیں تو یہاں۔ ان ایما و اشاروں میں ایسی تاثیر ہوگی کہ وہ اُتر ہی آئینگے۔ کبوتریوں کو اس دن سے ۲۰ دن تک اور پابند رکھیں۔ اِس عرصہ میں ۵ انڈے دینگی۔ سمجھنا چاہیے کہ اب تھیں۔ یہ تھیں۔ وہ تھے۔ بچے نکل آئیں گے۔ جب بچے ۱۰-۱۲- دن کے ہو جائیں تو مطمئن ہونا چاہیے۔ یہ ہی ہماری قدرت ! ہم ہم ہم

بی۔ بی

مُرغ

مُرغ کو ہم نے بہادر پیدا کیا۔ اور خوبصورت۔ وہ ہر وقت خوش رہتا ہے۔ اور جو اِسے پالے اسکے لیے دعا کرتا ہے کہ مجھے خوش رکھا ہے یہ بھی خوش رہے۔ اُسکے دل میں جب خوشی کی اُمنگ ہوتی ہے تو اذان کہتا ہے۔ اور اذان کا مزہ تو اُسے جب آتا ہے جبکہ وہ

اونچی جگہ پر کھڑا ہوتا ہے اُس میں یہ بھی ایسا ہوتا ہے کہ بہادر ہے کوئی؟
دیکھو! ہم ہیں! اس میں کوئی آجائے تو جنگ بھی ہوتی ہے۔ لوگ ایسے
لڑاتے ہیں۔ اسکی پشل اور مہوتی ہے۔ وہ کُلنگ کہلاتے ہیں۔ اور
لڑتے بھی ایسے ہیں کہ سر۔ مُنہ خرم خون ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے جوش
میں ہوتے ہیں۔ اور یہ اُنہیں آوازوں سے ہُلساتے اور ہُلکارتے
ہیں۔ وہ اور بھی اُچھل اُچھل کر حملے کرتے ہیں۔ لاتیں مارتے ہیں۔
مُنہ مارتے ہیں۔ ٹھونگیں مار کر نوچتے ہیں۔ انکی لڑائی پہر زن ہستی ہے آخر
ایک اُن میں سے پیچھے ہٹتا ہے۔ تو غل مچاتے ہیں کہ بھاگا! بھاگا۔
جسکا مرغا مارے اُسکی بڑی تعریفیں ہوتی ہیں۔ اور وہ ایسا خوش
ہوتا ہے گویا اِس نے کوئی میدان جنگ مارا۔ جسکا مُرغا بھاگتا ہے
وہ ایسا شرمندہ ہوتا ہے کہ کوئی پہچانتا نہیں اِنکا مُرغا لڑایا کِس کا۔
چُپ اِدھر اُدھر اپنی چیزیں چُنتا پھرتا ہے۔ اور مُنہ پر اُداسی جیسے
عورۃ بیوہ ہو گئی۔ مُرغوں کے دلوں پر جو دُکھ ہیں وہ تو اللہ ہی

جائے۔ میں نے ایک دفعہ یہ لڑائی دیکھی۔ مجھے بڑی غیرۃ آئی اور حیرۃ ہوئی۔ میں نے اپنی عملداری میں حکم دیا کہ کوئی مُرغ نہ لڑائے۔ ہم اسکے باب میں بہت باتیں بتائیں۔ مگر انہیں ثوابِ خدا سے۔ عذاب خدا کرینگے۔ اِس پر بھی ایک بات ہے! وہ بتاتے ہیں۔ جب مُرغ لڑنے کھڑا ہو۔ تم بیچ میں آکر کہا کرو۔ پنچم پنچم پنچم پنچم پنچم پنچم۔ کوئی ۲۰ دفعہ۔ اسکی تاثیر یہ ہوگی کہ دونوں دُمیں ڈال کر اپنی اپنی طرف ہو جائینگے اور لڑانے والے چپ۔ یہ ہے تاثیر ہماری۔ اور اس طرح جہاں دو شخص لڑتے ہوں وہاں کہو پنچم پنچم پنچم پنچم۔ لڑائی بند ہو جائیگی۔ اِس بیان کو ہم یہیں ختم کر دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ جب تو ہو پروفیسر آزاد نہ ہو تو اِس گناہ میں۔ ہم تجھے دینگے وہ جو اب تک کسی کو نہیں دیا۔ اور وہ ہے علم! علم۔ علم ہمارا۔ کہ ہم ہیں علم۔ اور عالِم۔ اور معلوم۔ اور یہ علم ہمارا ہو علم حضوری۔ جسے یونان نے کہا حضیر فوایا۔ یعنی ہم جانتے ہیں اور آپ جانتے ہیں۔

اور آپ اس طرح جانتے ہیں۔ کہ اپنے آپ میں جانتے ہیں۔ اور یہ
کہ یہی ہے۔ اور یہی ہے حق! تو پھر ہم آپ ہیں حق! اور جو حق ہے!
وہی ہے۔ جو اور ہے وہ نہیں۔ بس۔ یہی۔

قمری

یہ جانور ہم نے بروگ میں پیدا کیا۔ اور ایسا کیا کہ جو دیکھے کہے
واہ وا۔ اور پھر بھی تاسّف تحسّر۔ تو بھی کہے۔ بھئی خوب! صورۃ
اُسکی پاک! اور ایسی پاکیزہ کہ دیکھنے سے دِل کہے سُبحانَ اللہ۔ یہی اسے
تو رکھنا چاہیے۔ رکھنے میں ایک مشکل ہے۔ لوگوں میں یہ وہم ہوگیا
ہے کہ یہ ہو۔ ویرانہ ہو جاتا ہے۔ اِس لیے کوئی پالتا نہیں۔ بات اِسکی
ہم جانتے ہیں۔ جو ہمارے لیے پالتے ہیں وہ ویرانہ کو نہیں مانتے۔ انہیں
ہم برکۃ دیتے ہیں۔ اور جو اُنکی خوبصورتی کے لئے رکھتے ہیں کہ اپنی
خوشنمائی ہو۔ وہاں وُہی۔ اُسکی آواز کو ہم نے ایسا بروگ دیا کہ موسیقی میں

ایک [illegible] ہوا۔ وہ بروگ ہوا۔ اور وہ غم اور الم کے مضامین پر مؤثر
ہوا۔ یہ ہماری **قدرۃ**۔ اُسکا نام ہم نے **سِرُّ و فاختہ** دیا۔ جو لوگ
کہ ذوق میں ہوں۔ اُسے پاس رکھا کریں۔ اور لیا کریں۔ وہ ہوگا جب
تو ہوگا **پروفیسر آزاد** ہم تیرے گلے میں دیا کرینگے۔ تو کہیگا کہ دیکھو!
یہ سِرُّ و فاختہ۔ وہ ہر وقت نہوگا کبھی کبھی۔ یہ ہماری **قدرۃ**۔ وہ وہیں
ہوگا جہاں کہ چاہیے۔ اپنے ارادہ سے ہو۔ تو وہ نہو۔ وہ نہ ہو گیا؟
وہ خوبی پیدا نہو۔ وہ خوبی کیا؟ سُننے والا کہے۔ واہ وا۔ آنکھیں بند
سُنتا ہے اور کہتا ہے۔ واہ وا چپ سُنتا ہے اور جہاں وہ سُر
بول جاتا ہے۔ کہتا ہے واہ۔ اور ہائے ہائے۔ یہ ہے ہماری تاثیر۔
تو وہ **قمری** پاس نہ رکھیگا۔ تو بھی ہم دینگے۔ اور تو ہی جانے گا۔ لوگ
دور ہونگے۔ پاس ہوں تو شاید سمجھ بھی جائیں۔ مگر وہ بھی جتائے سے۔
یہ صفت ہم نے تجھے دی ہے۔ اور کو نہیں۔ تو عالم **موسیقی** میں ہوتا ہے
وہ اُدھر سے فیضان لیتا ہے۔ تجھپر اُدھر سے اِدھر پر تو ہ ہوتا ہے۔

آوازمیں ظہور ہوتا ہے۔ یہ ہماری قدرۃ ہے۔ ہم چاہیں تو اور بھی ہو۔
مگر تجھے اِس کام کے لئے یہاں نہیں لائے۔ تیرا کام علم میں ہے۔ اور
وہ کسی طرح ہے۔ وہ ہوگا تو لیگا! اور ہم دینگے۔ اور وہ ایسا ہوگا کہ
سب کو حیرۃ ہوگی۔ تو خلوۃ میں ہوگا۔ ہم ہونگے! اور تو ہوگا۔ ادھر
اُدھر سے برکۃ۔ ہم لیں۔ تو لے۔ تو پائے ہم سے۔ ہم پائیں۔ اور اُدھر
سے پائیں۔ اور تجھے پر تو دیں۔ یہ بہت ہوا۔ اور کئی دفعہ ہم کہہ چکے۔

ئی ار بی

تیتر

یہ جانور ہم نے خوبی میں پیدا کیا۔ جو ہند میں عام ہے وہ سب
جانتے ہیں۔ ہم نے اِس سے بہت خوشنما اور زیادہ خوبصورۃ پیدا
کیے۔ جو عام ہیں انہیں یہ لوگ پالتے ہیں اور پنجروں میں محبوس
رکھتے ہیں۔ اور وہی موذی گری! کہ لڑاتے ہیں۔ اس کے لیے
اپ بھی دوڑتے ہیں۔ اور انہیں بھی دور دور تک دوڑاتے ہیں

ایک پنجرا جُفتہ - ایک میں اُسکی مادہ - مادہ کے لیے پیچھے پیچھے وہ بھی - یہ
ریاضت دیتے ہیں اُسے - کہ دیر تک لڑے - اور خوب لڑے - جس دن
کُشتی ہوتی ہے - بہت جمع ہوتے ہیں - اور وہی مُرغبازی! یہ بہت سے
بہت پاؤ گھڑی لڑتا ہے - مادہ کو دکھاتے ہیں - اُسے کہتے ہیں - اجی
تم بھی کہو - وہ کہے کیا؟ انکا مطلب یہ کہ غیرۃ کھائے - مادہ کی لاج ہو
بھاگے نہیں چوٹیں کھائے - زخمی ہو جائے - بہادری - بہادری آخر
یہ کہ ایک مُنہ موڑ کر ہٹتا ہے - سب بولتے ہیں - بھاگا - بھاگا - صاحب
بہادُر - بہادُر - لڑا پر خوب! دوسرا کہتا ہے - بہت خوب! اتنا
سا جانور ہے - پر وہ لاتیں ماریں - کہ واہ - اور واہ - جو بھاگا - وہ
شرمندہ - مُنہ سوس کر اِدھر ہُوا - اُدھر مُوا - اُسے کہتے ہیں - صاحب
تعریف انکی بھی - خوب لڑا - پر وہ اتنی سی جان! کہاں تک؟ وہ
کہتا ہے - بھلا دیکھو تو سہی - اُسے پنجرہ میں لیے ہوتا ہے - سینے کے
پاس لاتا ہے - دیکھتا ہے - اور کہتا ہے - بیٹے! خوب لڑے

پر وہ بے ایمان۔ اُس نے حیا نہ کی۔ اُہ۔ ابکی دفعہ تم مار دگے!
ابکے تم ہی مار دوگے۔ ہم۔ ابکے ہم تمہیں خوب لڑائیں گے۔ اور
وہی ہوتا ہے۔ پھر لڑاتے ہیں۔ **مرغ** جہاں ایک دفعہ بھاگا۔
بھاگا۔ پھر نہیں لڑتا **تیتر** دو دفعہ تین دفعہ۔ پھر جھگڑا ہو جاتا
ہے۔ ہم نے اِس کے پٹے اور لفظ دیا۔ وہاں وہ تھا۔ یہاں کہیں
سَنْجَمْ سَنْجَمْ وُہی اثر ہوگا۔ یہ ہے ہماری **قدرۃ**! ہَم۔ ہَم
ہَم۔ بس یہی۔

لَوا

یہ جانور تیتر سے چھوٹا ہے۔ مگر نسل وُہی ہے۔ جو لوگ دیکھتے
ہیں کہتے ہیں۔ یہ تیتر کا بھائی ہے۔ یہ بھی تیتر کی خاصیتیں رکھتا ہے
اور بعض قوم کے لَوے بہت خوش رنگ اور خوش نگار ہوتے ہیں
عام وہی ہیں جو لوگ پالتے ہیں۔ انہیں بھی لڑاتے ہیں۔ اپنی بساط میں

یہ بھی چونچیں مارتا ہے۔ زخم بھی کھاتا ہے۔ اسکی لڑائی کو روکیں تو وہ بات نہیں۔ مادہ کو بیچ میں رکھتے ہیں۔ اُسے ہٹا لیں تو دونو مل جاتے ہیں۔ اسکا حال ہے! مگر کچھ بات نہیں لڑائی کا روکنا ہوا سو وہ یہ ہے اسکی بولی کچھ ایسی نہیں کہ لکھنے میں آئے۔ ہم جانتے ہیں۔ مگر کیا حاصل جبکہ کوئی بات پیدا نہیں ہوتی ہم نظام اور انتظام چاہتے ہیں۔ وہ اس طرح ہوتا ہے۔ خلاف سے نہیں ہوتا۔ ہم اس میں نہیں جاتے۔ ایشور ہمیں تمہیں بچائے۔ سب ٹھیک ہے

باتیر (بٹیر)

یہ بھی تیتر کی نسل ہے۔ اِسے پالتے ہیں۔ اور لڑاتے ہیں۔ یہ دانے پر لڑتا ہے۔ اور لڑنا اسکا بس دو تین چونچیں۔ یہ اِدھر ہوگیا۔ وہ اُدھر ہوگیا۔ اِسکی باتیں ہیں! اگر وہ جسمیں تم خوش ہو یہ ہے کہ اسے دانہ دو وقت دو۔ صبح کو۔ اور شام کو۔ دو ڈھائی گھڑی

پہلے چراغوں سے - پانی دن کو دوپہر پر - وہ پیالے یا کٹورے میں بھر کر سامنے
رکھیں - جب تک پیے - یہ ۲۰ - ۲۱ دن تک مسلسل ہو - پھر یہ ہوگا کہ
وہ دانہ چکتے چکتے گردن اُٹھائیگا اور بولیگا - پہلے ہی معمولی بولی جو تم سنتے ہو
پھر سلسلے کسی طرح کے - وہ ہم جانتے ہیں - اور اُنہیں الحان ہوگی - یہ انہیں
کون سکھائے ؟ **قدرۃ** ہم - ہم - ہم - بس لکھدو - یہی ہے -

بیا

یہ جانور خوشنما ہے - ہم نے اِسے صنعۃ اور خوبصورتی دونوں صفت
دیئے - وہ اپنا آشیانہ ایسے مقام پر - اور ایسی تجویزوں سے بناتا ہے کہ
مطمئن اور آرام سے رہتا ہے - اُسکی بہت باتیں ہیں - پر جو ہم تمہیں دیتے ہیں
وہ یہ ہے کہ جب اِسے پالو تو اُنگلی پر بٹھاؤ - اور اُنگلی اُلٹے ہاتھ کی ہو - لوگ
اُسے مٹھی پر بٹھاتے ہیں - اِسکی تاثیر اور ہے - جب اور کام ہو کھونٹی پر بٹھادو -
دو گھڑی بعد - دو گھڑی بعد - اُنگلی پر ضرور بٹھاؤ - دانہ صبح اور شام - وہی

پانی - دوپہر - ۲۰ - ۲۱ دن کے بعد - وہ ایک ایسی آواز دیگا کہ سب
کہیں گے - واہ - پھر ایک زمزمہ - اس میں نغمہ ہوگا - یہ تاثیر اُسی ہماری
قدرۃ نے دی ہے - ورنہ تعلیم کون کرتا ہے ؟ قدرۃ - قدرۃ - قدرۃ لکھو

شُبدُم (گُلدُم)

ہم نے اِسے خوشی کی حالت میں پیدا کیا - جب دیکھو معلوم ہوتا ہے
کہ مسکراتا ہے - خوش - خُرّم - اس لیے چونچال - اِسے پالتے ہیں - اور
وہی کو لڑاتے ہیں - وہ لڑتا ہے - مگر جونہیں ۲ دو اِدھر - ۲ دو اُدھر - بہت
ہوا تو گتھ گئے - بس - ۱۰ - ۱۵ نفس - ایک ٹھوکر پرسے ہو جاتا ہے - اُسے ہستہ
سے کہتے ہیں - بھاگا - بس کُشتی ہو چکی - یہ بھاگ کر دوبارہ نہیں لڑتا -
باتیں سکی ہیں ! مگر جو تمہیں خوش آئے وہ ایک ہے - جب اِسے پالو تو وہی
اُنگلی پر - بازار میں پھرو - تو بھی خیال رہے - بٹھاؤ تو اڑے - یا چکّس پر -
لڑانے کا ارادہ نہ کرو - غذا - گوندا - وہی ۲ دو وقت - پانی دوپہر کو - ۲

۲۱ دن کے بعد وہ بولیگا۔ تو ایسا بولیگا کہ سب کہیں گے۔ بہت خوب۔ اوہوہو۔ اور کئی ہنس پڑینگے۔ اُسکی آواز میں زمزمہ ہوگا۔ نغمہ ہوگا۔ اور خوش آیند ہوگا۔ ہماری قدرۃ ہر جگہ اپنا کام کرتی ہے۔ جہاں جیسا ہم چاہتے ہیں۔ ہوتا ہے۔ اُنہیں وہ کس نے؟ اور اسے یہ کس نے؟ ہم ہم ہم۔ قدرۃ۔ قدرۃ۔ قدرۃ۔ بس یہی ہے۔

لال

یہ خوشی اور خوشنمائی کا جانور ہے۔ یہ جیسا چھوٹا ہے ویسی ہی آواز بھی چھوٹی۔ اِس پر خوش گلو۔ اور محبت انگیز۔ جب پنجرے میں آتا ہے دو چار گھڑی حیرۃ کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے۔ خیر۔ ہمیں یہاں لے آئے۔ دیکھیے اب کیا ہو؟ ہمیں چھوڑ دیں تو کیسا دل خوش ہو جائے۔ یہ تو لوگ ہی کچھ اور ہیں۔ ہم انہیں دور سے دیکھتے تھے۔ ایشور یہ کیا ہیں؟ دیکھئے۔ یہ ہمیں کیا کریں؟ پھر سوچتا ہے۔ ہم ہیں کہ اسے آگاہ کرتے ہیں

سمجھتا ہے کہ محبتہ سے رکھتے ہیں۔ کہتا ہے۔ بھلا شکر ہے۔ ان کے
دل میں[1] ہے تو سہی۔ بھوکا ہوتا ہے۔ تو دانہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ وہ
اُسکے مزاج کے موافق ہوتا ہے۔ خوش ہوتا ہے۔ پانی بھی دیکھتا ہے[2]۔ کہتا
ہے۔ ہے تو سہی۔ مگر وہ بات نہیں۔ اپنی چڑیا کو یاد کرتا ہے۔ تو پکارتا ہے
ہم ایک کو دوسرے کی آواز پہنچاتے ہیں۔ دونوں مایوس۔ اب ملنا
کجا؟ وہ زمزمہ کرتا ہے اور اُسمیں بھی۔ کہ ہائے۔ ہم کہیں۔ اور تم کہیں
وہ اُدھر سے کہتی ہے۔ آؤں تو تم ملو گے؟ یہ کہتا ہے۔ خیر میں تو رہا۔
تم وہیں۔ بس ہو گیا۔ وہ کہتی ہے۔ ہائے۔ اب نہو گا۔ یہ کہتا ہے۔
ہو گیا۔ اب کیا ہوگا۔ آخر۔ کم سے کم ۱۰ دن یہ افسوس رہتا ہے۔ وہ برگ
میں ہو کر دوسرا لال نہیں لیتی۔ یہ اور چڑیا سے باتیں کرتا ہے۔ وہ اِسکی
ہمدردی کرتی ہے۔ اِسکی خوشی چوہو۔ وہ نہیں۔ ہم اسے دیکھتے ہیں تو
بُرا۔ بُرا۔ بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اسے چھوڑ دیں۔ ہم خوش ہوتے ہیں۔

[1] شفقت ہو یا دردمندی یا ترس ہو ۱۲ [2] اسے پیاس کی برداشت نہیں تھوڑی دیر نہ پائے تو تڑپ جائے

یہ جو ہم نے لکھوایا ہے۔ ہمارا ہی دل جانتا ہے۔ ملال ہوا ہے۔ اِسے لوگ پڑھیں گے۔ اور سُنیں گے۔ دلوں پر اثر ہوگا۔ دیکھو۔ شاید کوئی چھوڑے۔ ہم قدرۃ[1]! اگر عالم ناسوت کو ہم نے ایسا ہی بنایا۔ دلوں میں رحم بھی دیے۔ کریں! خوب! خوبی ہو۔ نکریں ہم۔ تم۔ ہم۔ دیکھیں گے۔ ہم دکھائینگے۔ بُرا ہوگا۔

یہ اِس لیے ہے کہ دیکھیں ہم نے تمہیں کیا دیا؟ اور تم نے کیا لیا[2] اور کیا نہ لیا[3]۔ لو! اور خوب لو! خوبی لو! خوبی لو! خوبی لو! خوش ہوگے۔ وہ ہو۔ بُرا ہو[4]۔ جلد نہ ہو۔ مگر ہو! دیکھو! ہم نے کہدیا ہے۔ تم۔ جانو! اور جانو!! اور جانو!!! بس یہی۔

---

[1] یہ ایشور فرماتے ہیں۔ اور پر نفوس قدسیہ فرماتے تھے۔ وہ بھی کچھ اپنی طرف سے نہ تھا۔ ایشور کی طرف ہو کر تھا ۱۲ [2] خود اختیاری ۱۲ [3] رحم اور خوف خدا اور دردمندی نہ لی ۱۲

[4] جو تمہارے شوق میں اور ان میں ہے بیدردی۔ بے رحمی ۱۲

بُلبُل

یہ جانور ہم نے بہار کے موسم میں آفریدہ کیا۔ ہوتا ہے۔ مگر یہی کہ
زندگی۔ بہار زندگانی اسکی موسم بہار ہے۔ خوش ہوتا ہے۔ اور زمزمہ کرتا ہے
وہ کچھ بہت خوش آواز نہیں مگر شہرۃ ایسی پائی ہے کہ کسی کو نہیں۔
وہ سرد ملکوں میں ہوتا ہے۔ اور وہیں رہتا ہے۔ اور کوئی لے آئے
تو رہتا ہے۔ مگر بدمزہ۔ وہ کچھ خوبصورۃ بھی نہیں۔ مگر ہند میں آکر سو سو
روپیہ مول پاتا ہے۔ یہ قیمت اس نے کیونکر پائی؟ یہ قدرۃ قدرہ قدرۃ
اسے پنجرے میں رکھتے ہیں۔ اور اچھے سے اچھے غلاف چڑھاتے
ہیں۔ اور دانہ اور پانی میں بڑے بڑے احتیاط کرتے ہیں۔ پھر بھی
اسکی زندگی کی دعائیں ہوتی ہیں۔ اور یہ کہ خوش ہو۔ اور کسی طرح خوش
ہو۔ اور کس طرح خوش ہو؟ اسے دونو وقت باغوں میں لیجاتے ہیں۔

لہ زندہ تو ہر موسم میں ہوتا ہے مگر یہی کہ زندگی ۱۲

اور پھرتے ہیں۔ آہستہ۔ آہستہ۔ کہ متوحش نہو۔ پھر بھی اُسکا یہ حال کہ
بولتا نہیں۔ جناب! بولتا نہیں۔ بولیگا۔ اسے۔ وہ۔ اور وہ۔ دوا
دیں تو بولیگا۔ اسکے نسخے ہوتے ہیں۔ وہ بیاضوں میں لکھے ہوتے
ہیں۔ جو بلبل دار ہوتے ہیں۔ اُنہی کو آتے ہیں۔ نہیں! وہ سینہ بسینہ
جنکو ہیں۔ اُنہی کو ہیں۔ مختصر یہ کہ وہ ۳ - ۴ برس میں وہیں مرجاتا ہے
جب مرتا ہے۔ تو کہتے ہیں۔ دیکھو تو۔ یہ بند تھا۔ بلبل دار کہتا ہے۔ بند۔
وہ کہتا ہے۔ ہیں! تو تم نے کھولا کیوں نہیں؟ وہ کہتا ہے بند نہیں تھا
ہوگیا۔ ایک اور کہتا ہے۔ ہوگیا؟ چپ۔ وہ کہتا ہے چُپ ہونا
اور بات ہے۔ بند ہونا اور۔ یہ کہتا ہے۔ یہی تو ہے۔ وہ کہتا ہے
یہی پھر یہ ہے۔ تو ہوا خوری میں خرابی ہوئی۔ ایک اور کہتا ہے۔
برفوں کے ملک کا جانور ہے۔ بھلا یہ ہوا صبح کی یا شام کی اِسے
ہوئی تو کیا؟ اور کہتے ہیں۔ بات یہی ہے!!

اور ہم جانتے ہیں جس مُلک میں وہ سب۔ وہاں کوئی پوچھتا بھی

نہیں۔ گھروں میں درخت ہیں جس طرح یہاں جانور درختوں پر
آبیٹھتے ہیں۔ وہ بھی آتا ہے! بولتا ہے۔ اُڑجاتا ہے۔ یہ شہرۃ! اور
یہ قدر و۔منزلۃ۔ یہاں یہ۔ اور وہاں یہ قدرۃ! اسکی کوئی بات نہیں
جو ہم تمہیں دیں۔ ہر تو بس یہی کہ اب لکھدو۔ بس یہی۔

چنڈول

یہ جانور ہم نے خوش آواز پیدا کیا۔ مگر صورۃ اچھی نہیں۔
وہ خوش گلو ہے اور بلبل سے خوبتر۔ مگر جو قدر اور قیمتہ اُسے ہے
اِسے نہیں۔ تم کہو گے کہ یہ بہت ہوتا ہے۔ اور ہر جگہ ہوتا ہے۔ اچھا۔
ہو۔ جب کوئی بلبل لیکر آئے۔ وہی ۴ ر ۶ ر معمول ہو۔ مگر نہیں۔ اہل
دولت دیتے ہیں۔ اور لیتے ہیں۔ یہ قدرۃ ہماری۔ چنڈول کو ہم
چاہیں تو اور بھی خوبیاں ہیں کہ ظہور دیں۔ اور تم اُن سے خوش ہو
جب وہ پنجرے میں آئے تو اُسے دانہ وہی دو وقت۔ پانی دوپہر کو

۲۰-۲۱ دن کے بعد وہ بولیگا تو ایسا بولیگا کہ سننے والے غش غش کرینگے - یہ ہے ہماری قدرۃ ! اور بولنے کو تو بولتے ہی ہیں تم کروگے پاؤگے یہی ہے - بس یہی -

اگن

یہ جانور وہی ہے - فرق اتنا ہے کہ اسکی دُم چھوٹی ہوتی ہے زمزمہ کرتا ہے اور جہاں بیٹھا ہوتا ہے - وہاں سے سیدھا اُٹھتا ہے اور سیدھا اُترتا ہے - یہ ٹھنڈے ملک میں ہوتا ہے - اِدھر آئے تو وہ بات نہیں - پالنے کا طریقہ - وہی - مادہ اسکی جل ہے صفتیں جو اُسکی ہیں وہ اُسکی ہیں - ہم نے اِسے سردسیر ملکوں کے لیے بنایا - اُدھر ہوں اُدھر پالو - اِدھر لاؤ گے - اُنہیں دُکھ ہوگا - اُنہیں ہوگا ہمیں خوشی نہ آئیگا - ہم وہی کہتے ہیں جو اُدھر سے آتا ہے - اُدھر نا خوشی تم سمجھ لو - ہم ہم ہم - ہیں - بس یہی -

طوطی

یہ جانور ہم نے ہندوستان میں بنایا۔ صورت دیکھو تو چڑیا
رنگ میں ہلکی سبزی جھلکتی۔ اور سب وُہی۔ لوگ پالتے ہیں۔ اُجلے اُجلے
غلاف چڑھاتے ہیں۔ اور خوشنمائی دکھاتے پھرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں
اور جانتے ہیں۔ دو دو وقت باغوں میں لیجا کر ہوا کھلاتے ہیں سبزہ
دکھاتے ہیں۔ وہ بولتا نہیں۔ ہم سے لیں تو وہ بولے۔ اور ایسا بولے کہ
لوگ آنکھیں بند کریں اور کان لگا کر سُنا کریں۔ چاہیے یہ ہے کہ جب اُسے
گھر میں لائیں تو رات کو لائیں۔ اور رات بھر چراغ روشن رکھیں۔
صبح کو اس پر کپڑا چڑھا دیں۔ دانہ کے لیے کھولیں۔ اندھیرے میں جا کر۔
دانہ وُہی دو وقت۔ پانی دوپہر پر۔ وہ بھی اندھیرے میں جا کر۔ وہ ایک دو دن
دانہ نہ کھائیگا۔ پھر بھر کر ظالم ہی کھائیگا۔ ۱۲-۱۴ دن کے بعد بولیگا۔ اور
وہ بولیگا کہ سُننے والے کہینگے واہ (آنکھیں بند) واہ وا۔ اُہ۔ اُہہ ہو ہم بھی سُنتے

ہیں - اور کہتے ہیں - کیوں ؟ یہ کیا ؟ انہیں خبر نہیں - ہم میں ہوں
تو نہیں - یہ قدرۃ - یہ قدرۃ - یہ قدرۃ -

پدّا

یہ جانور ہم نے ہند میں بنایا - اِسے بھی لیے پھرتے ہیں - اور
بڑے بڑے احتیاط ! کہتے ہیں اِسے کِرم کھلاؤ - حلال خوری کی
خوشامد - پھر کہتے ہیں - آپ ہی تیار کریں - وہ مشکل در مشکل - ہماری
طرف ہوں - ہماری طرف - اور طوطی کی طرح اسے بھی لائیں - اور
رکھیں - وہی ہوگا -

کوکلا

اسے بھی ہم نے ہند میں بنایا - اور یہی جانتے ہونگے [illegible]
آوازوں میں کیوں اسکا نام لیتے ہیں - اِسے ہم نے کچھ خو[illegible]

بھی نہیں دی - پھر بھی برسات کے گیتوں میں اسکا نام لیتے ہیں جب
وہ بولتا ہے تو سب ہنستے ہیں - اور کہتے ہیں - واہ - کیا خوب بولے!
آواز بھی اتنی جیسے کوئی کانوں میں بات کرتا ہے - اُس میں ایک
بات ہے - کہ اگر اسے طوطی کی طرح رکھیں تو بولے اور ایسا بولے کہ
سب ہنس پڑیں - مگر یہ محنت کون کرے ؟ ہم اِسے بنا کر دکھلاتے ہیں
کہ جو ہم نے اِس میں بات رکھی ہے - اسکی انہیں خبر نہیں - وہ یہ ہے
کہ جہاں یہ ہوتا ہے وہاں علم ہوتا ہے - اور علم علمِ الٰہی ہوتا ہے - یہ
بڑی بات ہے - مَیں ہوں راجہ جے چند جب میں نے یہ لکھا تو ایک
کوکلا منگایا - اور اُسے پنجرہ میں رکھا - مجھے حکم ہوا لکھ - میں نے کہا اے
میرے ایشور! کیا لکھوں ؟ کہا ہم دیتے ہیں علم - میں نے لکھنا شروع
کیا - مجھے شبھ کا رحمتہ ہوئی اور فرمایا - اور بھی دینگے - یہ پہلی کتاب علم
الٰہی کی ہے کہ تجھے ہم نے دی ہے میں نے شکر کیا - حکم ہوا ابھی اور
دینگے - میں نے کہا - رحمتہ! حکم ہوا - ہم تجھے علم الٰہی دینگے - وہ ہوگا ہم

نہو گا۔ محتاج پنڈتوں کا۔ میں نے سیس نوا اُنا کیا۔ حکم ہوا۔ بس۔ یہی ٭
اِس جانور کو ہم نے بڑی باتیں دیں جو تمہارے لیے ہو وہ یہ ہو۔

ملاگیر

اِسے ہم نے ہند میں بنایا اور ٹھنڈے مقاموں میں۔ وہ خوشنما ہے۔ اگر اِسے صفائی سے رکھیں۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔ وہ بولتا ہے۔ مگر کچھ نہیں۔ ہم اگر چاہیں تو ایسا بُلائیں کہ حیرۃ ہو۔ مگر کیا بات[1] ہے۔ اِس کی خوشنمائی ہی رکھو۔ ہم ہیں۔ ہم ہیں۔ ہم ہیں۔ قادرۃ! جو چاہیں وہ کریں۔

طوطہ

اِس جانور کو بھی ہم نے ہند میں بنایا۔ وہ خوب ہوا۔ اور کئی نسلوں میں ہوا۔ وہ بولتا ہے۔ جو الفاظ سکھا دو۔ وہی۔ اور بس سمجھنا

---

[1] کچھ بڑی بات نہیں ہے۔ قدرۃ۔ قدرۃ۔ قدرۃ ۱۲

کچھ نہیں - حالانکہ اس میں سمجھ بھی ہم نے رکھی ہے - جب تو ہوگا پروفیسر

آزاد - تب یہ قوّۃ اِس میں اور اور جانوروں میں ظہور ہوگی - تیرے

لیے اب بھی ہم نے دی - تو نے اِسکا شکرانہ ہم نے اور جانوروں میں سے

بھی تجھے انکشاف دیا - تو پھر شکرانہ بجا لایا - ہم نے کہا کُلّ ھوالیدرے

تو پھر ہم خوش ہوئے - اور اِس جانور میں ایک بات تھی وہ تجھے دی

جب تو اسے طوطی کی طرح پالیگا تو یہ وُہ کہیگا جو تو کہتا ہے - اسکی

سمجھ اور گویائی متفق ہو جائینگے - اور یہ بڑی بات ہے کہ حیوان ہے -

اور نطق انسان کا - ہم آپ - تو ہو - ہم میں - ہم دینگے - اور دینگے!

اور دینگے! اور دینگے! ... ؟ ؟

مینا

یہ جانور بھی ہم نے ہند میں پیدا کیا - اور اسے گویائی دی - وہ

سمجھتی بھی ہے - اُسے نطق تو نہیں - مگر آدمیوں سے کچھ ایسا تعلق ہے

کہ جو وہ کہتے ہیں سمجھتی ہے - اور اُسکا جواب دیتی ہے - وہ بنگالہ کے
ملک میں ہو تو خوب ہو - وہ نسل ہے اور عام مینا ہے - گھروں کی
دیواروں پر آبیٹھتی ہے پر وہ بات نہیں سمجھتی وہ بھی ہے - اور جواب
دیتی ہے - تم نہیں سمجھتے - ہم میں ہو تو سمجھو - اُسے گرسل کہتے ہیں - پالو تو
یہ بھی خوب ہو - اسکو طوطی کی طرح نہیں - بس اتنا ہے کہ دانہ کی جار روغنی
روٹی کی مروڑیاں بنا بنا کر دو - اور پانی دن کو دو دفعہ - پہر دن چڑھے
اور پہر دن رہے - پھر کلھیا اُلٹ دیں - اور جانوروں کو پیاس کی
برداشت ہے - یہ اور لال تڑپھ جائینگے - یہ ۱۵-۲۰ دن میں
بول اُٹھیگی - اور ہر بات کا جواب دیگی - تم کہو گے کہ اسمیں نطق
آگیا نطق اور یہی بات ہے - وہ ہے مبدء ادراک کلیات کا -
انسان کو تو ہے نہیں اِسے کیا ہو گا ! ہُوا کسی کو ہزاروں برس کے
بعد - بھلا ہم میں کون ہو ؟ اُہ - ہم - ہم - ہم - لکھدو !
بس - یہی ہے -

قاز

یہ جانور تم نے کوہستان برفانی میں پیدا کیا۔ جب برف پڑتی ہے وہاں آذوقہ نہیں ہوتا۔ تو گرم سیر ملکوں میں آتا ہے۔ لوگوں میں غل ہوتا ہے کونجیں آئیں۔ جاڑا لائیں۔ وہ کھیتوں میں اترتی ہیں گھانس بھی چرتی ہیں۔ اور رہوتی وہاں ہیں۔ جہاں پانی بھی پاس ہو۔ وہ انڈے وہیں دے آتی ہیں۔ قدرۃً ہماری۔ جاتی ہیں تو دیکھتی ہیں بچے نکل آئے۔ وہ خوش ہوتے ہیں۔ یہ خوش ہوتی ہیں۔ ہم انہیں ایسا دیکھکر خوش ہوتے ہیں۔ بے درد۔ بے رحم۔ اِنہیں تیر و تفنگ سے شکار کرتے ہیں۔ ہاۓ۔ انکے بچے جب وہاں نکلیں گے۔ کیا کہیں گے؟ انکو روئینگے۔ انکی جان کو روئینگے۔ رجب علی ایک بد ہوگا۔ ہم اسے کانا کرینگے۔ تو بھی وہ باز نہ آئیگا اور آیتیں پڑھیگا۔ کہیگا اَحَلَّ لَکُم صَیدُ البَرِّ وَالبَحرِ۔ ہم اسکو دوسری آنکھ دینگے۔ وہ شکرانہ میں اِس

عادۃ بد سے باز نہ آئیگا۔ جان کا بدلہ جان ہوتا ہے۔ ہم اِسے مُہلت دینگے۔
تو بھی نہ سمجھیگا۔ آخر فرنگی موت میں مریگا۔ قازقی کوئی بات ایسی
نہیں جو ہم تمہیں دیں۔ بس ایک بات یہی ہے کہ رحم رحم۔ رحم ہے ہے

بط

یہ جانور ہم نے ہر ملک میں پیدا کیا۔ وہ زمیں پر رہتا ہے چلتا ہے
پھرتا ہے۔ مگر مچھلی کی طرح پانی چاہتا ہے۔ ہم نے اُسے دیا جو کسی کو نہیں دیا
وہ مُنہ اُٹھا کر ہماری طرف دیکھتی ہے اور کہتی ہے۔ اے ایشور میں کیا کروں
ہم کہتے ہیں تو ہو ہماری طرف۔ جب وہ فریاد کرتی ہے۔ ہم سُنتے ہیں۔ تو
ہوگا پروفیسر آزاد۔ یہ تیری بطخیں اُس وقت ہونگی۔ اور ہونگی تیری دُعا
میں بھیجیں گے ہم اسی واسطے۔ ایچین ہوگا۔ وہ ہماری قدرۃ کی عداوۃ
سے۔ انہیں وہ ایذا دیگا کہ ہم جلال غضب! جلال غضب! جلال غضب!
قہر! قہر! قہر! انکے بچے ہونگے۔ اُنکے دُکھ! دیکھے نہ جائینگے ہم حیرۃ!

غیرۃ! غیرۃ الٰہی! بٹیا! اللہ وہ شقاوۃ! وہ فسادۃ! وہ سنگدلی!
ہی ہی - اور باپ کو دکھانا تھا - کہ یہ تمہاری ہیں - کیا کر سکتے ہو؟ اور
تمہارا اللہ کیا کر سکتا ہے؟ اور یہ بھی کہ اس طرح ماروں - مگر چاہتا نہیں
میںنا اُس سے زیادہ! اور دکھا دکھا کر! ایک بچے کو پانوں میں روندا!
وہ ۷ دن تک جیتا رہا - اُسکا دُکھ نہ دیکھ سکتا ہمیں کا پانو پڑا تھا
اور وہ دیکھ کر تھا - ان دونو کے اشارہ سے - اور ہنسکر! اور مسکرا کر! تیرا دل
کلملائیگا اور پیچ و تاب کھائیگا - خوف الٰہی - اور بےبسی کا رنج جدا - اور
کچھ نہ کر سکے ہم ہم ہم ہم حیرۃ! غیرۃ! غیرۃ الٰہی! اور کچھ کر سکتے - کہ حاکم
حکم ہم نے - اب ہم - بے بس - اور بے بس - اُہ - اُہ - ہہ ہہ ہہ ہہ بیٹیا
کیے - ہونے دو - ہمیں کیا - جسے ترس آئے کچھ کرے - ترس ہمیں آئے -
مگر کیا کریں - وہ پانی کا جانور - اور پانی نہیں - اُنہیں بازار میں نکال دیں
اور کہیں جاؤ - یہ اس لئے کہ کتے اُن پر گریں - وہ ڈر کی ماری کہیں کی کہیں
اور کہیں کی کہیں - اور پھر آئیں - تو چپ - مجال نہیں کہ دم مار سکے ہی ہی -

دِل مسوسے۔ اور چُپ۔ جب وہ گھر کی طرف آتیں۔ تو کہتیں۔ ارے گھر
میں آ گئے۔ آ گئے۔ آ گئے۔ گھر میں تو قسائیناں۔ اور وہی قسائی۔ تو چُپ۔
بولے کیا؟ گھر نہیں۔ وہ نہیں۔ دِل تلملائے اور رہ جائے۔ وہ ہماری طرف
دیکھیں۔ اور کہیں۔ کیا کریں۔ حیران۔ ہم کیا کریں؟ اِدھر دیکھیں اُدھر
دیکھیں اور کہیں کیا کریں؟ کہیں پانی۔ ارے آیا پانی۔ کوٹھے کی موری
میں سے نطفۂ حرام بچوں کے گو کا پانی۔ جا ضرور کی موری کا پانی بہہ کر آتا۔
اس پر دوڑتیں۔ اور کہتیں۔ ارے آیا۔ بچے۔ اُن کو بلاتیں۔ ارے دیکھو!
یہ پانی۔ ذرا صاف پانی آئے تو خوش ہوں۔ اور کہیں۔ یہ بھرا پانی۔ ارے
یہ بہرا پانی۔ ہے ہے۔ بچوں کے دُکھ۔ الٰہی! الٰہی! یہ باپ کو دکھانا تھا کہ۔
ہم! تمہارا یہی حال! چُپ۔ دل میں کہے۔ یا اللہ ان بطخوں پر رحم کر۔
ان بے زبانوں پر رحم کر۔ کون سُنے؟ ایشور سُنے۔ دو بھول بچے نکلے
اور اسی طرح تباہ۔ ہم حیرۃ۔ الٰہی یہ کیا؟ الٰہی یہ کیوں؟ الٰہی یہ کب تک؟
غضب! جلال! غضب! جلال! غضب! جلال! قہر! قہر!

قہر! ہم اپنے فلسفہ کو دیکھ رہے ہے جب پورا کرنے پر آئینگے تو وہ کرینگے کہ
یہ ہوگا۔ اور اِس سے بدتر! اور بہت بدتر! اور پھر دیکھیں گے۔
کہ یہ کون؟ اور یہ کون؟ اور یہ کون؟ ہم خوب دیکھ رہے ہیں۔ اور بال
بال دیکھ رہے ہیں۔ حرف حرف لکھ رہے ہیں۔ کرینگے۔ اور کرینگے۔
اور کرینگے۔ دیکھ او! اے چمن! ابھی وقت ہے بچوں کو لے۔ اور دیکھ انکا
کیا حال ہے؟ ہم ہیں۔ ہمیں دیکھ۔ کیونکر زندگی کر رہے ہیں۔ وقت آتا
ہے۔ روئیگا۔ اور رونا آئیگا۔ بید بیٹن گے۔ کوئی نہ چھڑا سکیگا۔ ملک
کس کا؟ دولہ کس کی؟ رعیتہ کس کی؟ تو کہتا ہے۔ ہم تجھی سے کہوا دینگے!
یاد کر!..... جا اپنے اللہ سے مانگ لے وہی کا ٹکڑا۔ ہم ہیں۔ ہم ہیں۔
ہم ہیں۔ دیکھنا! ہم وہی کرینگے جو ہم نے ۱۴ ہزار برس پہلے لکھ دیا ہے
بطنوں میں ایک بات وہی ہے جو ہم نے کہی۔ کہ ہیں ہماری طرف یہی تو
اور بس! ہو رہو! دیکھو تحمل اور برداشت۔ وہ بھی دیں تو ہم ہی دیں۔
بس۔ اب یہی ہے کہ ہو گیا۔ جو ہو گیا۔ اور ہو! وہ یہ ہو! بس یہی ہو۔

ہنسراج

یہ جانور ہم نے بنایا۔ اور بڑی خوبی سے بنایا۔ ہم نے اُسے
گردن اَیسی دی کہ اُس کی ٹانگو کے مناسب۔ ٹانگیں گز بھر اونچی۔ اور
جسامت ایک بگلے کے برابر۔ باوجود اسکے دیکھو تو گردن اُسی کی مناسب
اور موزوں۔ جب کچھ کھائے یا پئے تو گردن اتنی لمبی ہوکر نکلے کہ زمین سے
لے سکے۔ وہ پانی کے کنارہ پر ہو تو خوش ہوتا ہے۔ دانہ بھی کھاتا ہے۔
اور گھانس بھی۔ جو پنڈ آبی۔ ہری ہو تو بہت خوب۔ وہ دوب۔ یا
اُس سے بھی جہیں۔ یہ ہماری **قدرۃ** ہے کہ اُسے ایسا۔ اور آزوقہ
اَیسا۔ نر اور مادہ بڑی مشکل سے جفت ہوتے ہیں۔ تو بھی ہوتے ہیں۔
اسی واسطے کم ہوتے ہیں۔ اُس میں ایک بات ہے۔ جہاں وہ ہوتا ہے
عِفّت ہوتی ہے۔ مگر رکھ نہیں سکتا کوئی کہ سامان مشکل! وہ دور دراز کے
جنگلوں اور پہاڑوں میں ہوتا ہے۔ اور وہیں رہتا ہے۔ اُسے ہم نے

اُڑان نہیں دی - اُڑتا ہے - مگر خوش ہو - اور ما وہ ۳۰ - ۴۰ قدم پر وہ بلا سے - یہ اُڑ کر جائے - تم کہو گے کہ ٹانگوں کا بوجھ - یہ ہے! اگر ہم نے اُسے بنایا ہی ایسا ہے - وہ ہے - ہے! ہے!

خاتمہ

وہ وقت! کہ تو نے شروع کیا - کیسی رجوع! اور یہ کہ تمام ہوا وہ بھی ہمارے نام سے - اور یہ بھی ہمارے نام سے - تو ہے ہماری طرف - تو یہ ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ تو اِس پر خوش ہے - جی جنید! ہم تجھ سے زیادہ خوش ہیں - یہ ۳۰ نام ہم نے دیے - جب تو ہوگا **پروفیسر آزاد** - تجھے دینگے - اور وہ دینگے جو اِس عہد کے لوگ جانتے ہیں - ہم اُن کی تعداد جانتے ہیں - جو تو لکھے گا - وہ ہم دینگے - وہ ہم ایچیسن کو بتاتے ہیں - کہ یہ یہاں نہیں مانتا - تو کچھ پروا نہ کیجیو - تو ہے **ایمان** پر - وہی ہوگا - اور وہ پھر بھی ایمان نہ لائیگا - وزیر روس

گروچ - وزیر فرانس - مکا تھاں - وزیر جرمنا - بسا مریکا - دیکھ تو کہاں کہاں سے ہم لائے - اور یہ کیا؟ دیکھ تو کیسا ٹھیک وقت پر انہیں آفریدہ کیا اور ۴ ہزار برس پہلے جو ہم نے لکھدیا تھا! عین وقت پر اور عین موقع پر ظہور دیا - یہ ہم ہیں! یہ ہم ہیں! یہ ہم ہیں!!! دیکھ وہی ہے **پروفیسر آزاد** کہ لکھ رہا ہے - اور ہم ہیں! کہ لکھواتے ہیں! اور تو کہ ایمان میں نہیں - یہی ہے - بس - یہی ہوگا - پروفیسر آزاد! بس اب اُٹھو - آج آرام - اب کل - اور یہی ہے -

دوسرا حصہ

جو

جانور چلتے پھرتے ہیں

جو جیسا ہم نے تجھکو وہ دیا جواب تک کسی کو نہیں دیا۔ اِس پر لوگ کہیں گے۔ وہ بھی ہم دینگے۔ مگر وہ اپنی طرف سے کہیں گے۔ ہم سے پہلے تو کچھ اور ہوتا۔ وہ بھی ہوگا۔ اور عرب سے ایران میں ہوکر ہند میں آئیگا۔ جو جاننے والے ہیں وہ کہیں گے۔ ایشور نے راہ بتائی۔ اِنھوں نے پائی۔ مگر نہ سمجھیں گے کہ یہ اِدھر ہے۔ اُدھر نہیں۔ اُدھر سے ہوتا تو خوب ہوتا۔ خوب وہی ہے کہ اُس پر اِذعان ہو! یہ بے شبہہ۔ شاید۔ جہاں یہ ہے۔ وہاں کچھ بھی نہیں۔ ہم نے تجھے

پہلے اُس جانور کا حال دیتے ہیں کہ اُسے ہم نے پاکیزہ پیدا کیا۔
پاکیزہ کیا؟ یہ کہ وہ ہماری طرف ہے۔ اور ہم اُسے **برکۃ** دیتے ہیں۔ وہ
جس گھر میں ہو برکۃ ہوتی ہے۔ برکۃ کیا؟ یہ کہ اُسکا دل ہماری طرف ہوتا ہے
ہم سے اُسے **فیضان** ہوتا ہے۔ اگر تم ہو ہماری طرف تو پاؤ۔ پاؤ کیونکر؟
تم اُس سے پوچھو۔ وہ ہم سے لیگی۔ اور جواب دیگی۔ اُس میں فرق نہوگا
فرق کیوں ہو؟ ہم کہتے ہیں۔ ہم ہیں **علم**۔ ہم ہیں عالم۔ ہم ہیں **معلوم**۔
یہ ہم نے بہت دفعہ کہا۔ اور پھر کہتے ہیں تا کہ تم سمجھو۔ کہ یہ ہر **علم** **حضوری**
یہ ہم میں ہے۔ یہ ہم۔ یہ ہم۔ یہ ہم۔ تم ہو ہماری طرف تو ہم سے پاؤ۔ یہ ہو!
یہ ہو! یہ ہو! بس یہی ہے۔

بھینس

یہ جانور ہم نے ہند میں بنایا۔ تمہیں دُودھ یہ بھی دے۔ وہ بھی
دے۔ یہ زیادہ۔ وہ کم۔ مگر جو بات اُسکی ہے۔ وہ اُسی میں ہے

اور یہ ہماری قدرۃ۔ اسکی ایک بات ہی۔ اگر اسے پاؤ سیر دودہ روزہم دن پلائیں تو دوچند دودہ دینے لگے۔ مگر شرط ہے کہ تم اتنا ہی لو۔ جو تمہارا روز کا حق ہے اور یہ ہم آپ دیتے ہیں۔ اِس لیے نہیں چاہتے کہ نچوڑو اِسے۔ وہ ہماری ہے ہم اُسے کیوں نچوڑیں۔ اُسے دل سونے کو تو نہیں کیا۔ ایک قدرۃ کی بات تھی تمہیں دکھادی۔

بکری

یہ جانور ہم نے ہر ملک میں پیدا کیا۔ لوگ اِس سے دودہ لیتے ہیں وہ بچاری دیتی ہے۔ اور جب جی چاہتا ہے تو اُسے کھاتے ہیں۔ اِس بے پروائی سے گویا جھوٹے نے قسم کھالی۔ ہم نہیں چاہتے کہ اُسکی جان ضایع ہو۔ اُس میں ایک بات ہے۔ وہ یہ کہ اگر اسکو گھر میں باندھیں۔ اور وہ دیں جو اُسے روز دیتے ہیں تو دودہ کم دیگی۔ اور اگر چرائی پر جایا کرے تو دودہ دوچند ہوگا۔ یہ شرط ہے کہ جب آئے تو پانی اتنا دیں کہ وہ

خود چھوڑ دے۔ اِسکے دو گھڑی بعد دودُہیں۔ اور دُہیں اِس طرح کہ
بچہ اُسکے مُنہ کے سامنے ہو۔ جب دودھ ٹپکیں تو بچہ کو چھوڑ دیں۔ اور کہیں
تیرا حق ہم نے لیا۔ یہ دودھ تو پی لے۔ بچہ دودھ پی جائیگا۔ وہ اِسطرح دُودھ
دُو چند دیگی۔ یہ کھُلی ہوئی باتیں ہیں اور لوگ کرتے ہیں مگر پوری پابندی
نہیں۔ اِسطرح ۷ دن جب کرینگے تب پورا اثر ظاہر ہوگا۔ اور یہی ہماری
قدرة۔ ہم ہیں! ہم ہیں! ہم ہیں! ہے ہے ہے ہے

بھیڑ

یہ جانور بھی ہم نے ہر ملک میں پیدا کیا۔ اسکے اون سے کئی طرح کے
کپڑے۔ اور بچھونے۔ اور عمدہ لباس دیے۔ اسکے دودھ میں بھی برکة
دی۔ وہ بکری سے بھی کم۔ مگر ملتا ہیں۔ لوگ اِس میں گزارہ کرتے ہیں
اور ہوتا ہے۔ اُسے اگر زیادہ کریں تو کیا؟ بہت ہے تو پاؤ سیر۔ اچھا۔ وہ
سوا پاؤ ہوا۔ اُسے ہماری طرف لگاؤ۔ گھر میں ہو۔ اُس میں ایشور کا نام پاک
دیتے رہو۔ گھڑی بھر گزری اور ۷ دفعہ۔ یا بہت ہوا ۱۰ دفعہ۔ یہ ہوتا رہے

گھڑی میں کچھ کم۔ یا زیادہ۔ مضایقہ نہیں۔ جب ایک مہینہ گزریگا تو
اُس میں وہ صفت پیدا ہو گی جو ہم نے گائے کو دی۔ تم اُس سے
پوچھو گے۔ وہ ہو گی ہماری طرف۔ ہم دینگے۔ وہ جواب دیگی تم ہماری
طرف ہو۔ دینگے ہم! وسائط کیوں؟ یہ ہم۔ وہ تم۔ ہو اِدھر۔ اور اِدھر
اور اِدھر۔ ہم سے لو۔ پاؤ گے۔ اور ہو گے۔ ہم۔ ہم۔ ہم۔ اپنے میں۔ یہ ہے
رتبہ توحید کا مدارج عروج میں۔ آؤ ہماری طرف۔ ہو گا۔ ہو گا۔ ہو گا۔
اذعان اذعان اذعان پر ہو۔ ہے ہے ہے ہے

ہرن

اِس جانور کو ہم نے بنایا۔ اور خوبصورت بنایا۔ اور مزاج میں اسکے
وحشت زیادہ دی۔ تو بھی اگر پالیں تو پلتا ہے۔ مانوس ہو جاتا ہے پھر
جنگل میں چھوڑ دیں تو وہی وحشی۔ ہم اُسے وہ دیں جو اوپر سے اوپر درجہ
کے جانوروں کو دیا ہے۔ مگر ہے وہی کہ اُس سے کیوں؟ تم آپ ہو

ہماری طرف ہو! اور ہو! اور ہو! پاؤ گے۔ بس یہی ہے ؂

گھوڑا

یہ جانور ہم نے اُسی درجہ میں پیدا کیا جسمیں گائے کو۔ وہ بولتا ہے۔ اور ہم سے لیکر بولتا ہے۔ اگر تم ہو ہماری طرف **عبودیۃ** اور **اُلوہیّۃ** میں تو جو کہو گے اسکا جواب پاؤ گے۔ اور پھر وہی ہے کہ یہ کیوں ؟ تم آپ۔ ہو ہماری طرف ! اور لو ہم سے۔ وُہی ہم ہیں دینے والے۔ اِسے بھی۔ تمہیں بھی۔ اِس میں ایک بات ہے۔ جب وہ گھوڑی کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے۔ ذرا اُدھر ہی رہنا صاحب میں موجود ہوں۔ یوں رہونگا تو ہونگا **غازی مرد**۔ وہ ہنہناتا ہے اور کہتا ہے ایشور بچائیو مجھے۔ ہم کہتے ہیں۔ تو ہو جا ٹھنڈا۔ اگر یہ بقاے نوع کے لیے تجھے لینگے بھی تو کچھ نہ کر سکیں گے۔ جو گھوڑے اِس طرح رہتے ہیں وہ ہماری طرف **انسان** کے طبقہ میں آتے ہیں۔ اور اس سے کچھ

مُدّۃ زیادہ لیکر ارتقا کی برکت پاتے ہیں۔ یہ ہے انکے جوہر پر۔ یہ جوہر
اُنہیں کس نے دیا۔ ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم۔

ہاتھی

ہاتھی کو ہم نے بڑا بنایا۔ اور اتنا بڑا۔ کہ کوئی ایسا نہیں پھر
بھی اُس میں بڑی بڑی باریک صنعتیں رکھیں اور وہ ہم ہی جانتے ہیں
اگر چاہو تو وہ سونڈ سے پھوارا چھوڑے۔ وہ ایک مشک پانی پیٹ
میں بھرے اور نکالے سونڈھ میں سے۔ وہ گویائی رکھتا ہے۔ اور فہم
کہ جواب دے سکے۔ بشرطیکہ تم ہو۔ ہم میں۔ اور بات وُہی۔ کہ اُس سے
کیوں؟ ہم سے پوچھو۔ وہ بھی ہتھنی سے بنا۔ ا سینکڑوں میں۔ کوئی
ایک ہاتھی۔ ہو۔ تو ہو۔ بس کیا۔ اور حمل! جب بچہ ہوتا ہے تو ہتھنی
بڑی خوش ہوتی ہے۔ اور ایک ایک کو دکھاتی پھرتی ہے۔ وہ بھی
خوش ہوتے ہیں اور اُسے دُعا دیتے ہیں۔ کہ آئے تم۔ بقائے نوع۔

ہم اُنکی دعائیں سُنتے ہیں۔ ہم بھی خوش ہوتے ہیں اور دیتے ہیں
بقائے عمر۔ ہم دُعا سے خوش ہوتے ہیں۔ اور مصلحت ہو تو دیتے ہیں مصلحت
بندہ کی۔ ہم۔ ہم۔ ہم۔ ہماری مصلحت! ہم آپ! عالم کبریا! عالم جبروت!
بے نیاز! بے نیاز! بے نیاز!۔ ایسے ہو کہ دعا کر سکو۔ اور ہمیں دینے
کے لیے ہو محلِ مستوجب۔ ہو! کرو! دینگے! نہ کروگے۔ جاؤ۔ نہو۔
نہی ہم ہی

اونٹ

یہ بھی بڑا ہوا۔ اور خوب ہوا۔ وہ بڑا متحمل۔ اور بارکش۔ اور صحرا
نورد۔ تھوڑے آذوقہ پر بہت صبر۔ تھکن کو بہت کم مانتا ہے۔ وہ جب
زیادہ بوجھ کے نیچے آتا ہے تو ہماری طرف دیکھتا ہے۔ اُٹھتا ہے۔ تو
سمجھتا ہے۔ اُٹھ تو کھڑا ہوا۔ اُٹھاتے اُسے ہم ہیں۔ اُسے ہمت اور ہمت
کو زور دیتے ہیں تمہیں چاہیے کہ جب اِسے لادو تو بوجھ کو دیکھو۔ او
سمجھو۔ تم اونٹ ہوتے تو کیا ہوتا؟ کوئی اور لدو جانور ہوتے تو کیا

ہوتا ہے اور ہم ہیں! اب کسی بوجھ میں دبائیں تو کیا کرسکو۔ اور بعد ایں
زندگی کے دوسری زندگی دیں۔ اور کردیں ایک لدّو جانور تو کیا ہے
ہم دیکھتے ہیں۔ اور جو سمجھتے ہیں! وہ ہم جانتے ہیں۔ دیکھو! ہم نے
کہدیا ہے! نہ کہنا کہ ہمیں خبر نہ تھی۔ یہ ہوگا۔ اور ہوگا۔ اور ہوگا۔ اور
پھر کہتے ہیں کہ یہی ہوگا! ہم خوب۔ ہم خوب۔ ہم خوب۔ تم خوب ہو
خوبی ہوگی۔ نہوگی۔ نہوگی۔ اچھا نہو۔ ب پ ج ۔

اِسے ہم نے صحرائی بنایا۔ وہ صحرائی ہوا۔ اسکی غذا اسی کا
شکار۔ اُسے ہم نے ایسا کیا کہ آدمی سے ڈرتا ہے اور اُس پر حملہ کرتا
ہے تو اسی سبب سے کرتا ہے۔ یا یہ کہ بہت بھوکا ہو۔ اُس وقت بھی آپڑتا
ہے۔ اِسے ہم نے بہادر اور ایسا دلاور بنایا کہ ہاتھی اِس سے دہ چند
مگر سامنا ہوجائے تو مُنہ نہیں موڑتا۔ اور اُسکی مستک پر تھپیڑا مارتا ہے

ہاتھی پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بھی سونڈھ میں آجائے تو کمر میں لپیٹ کر
دے مارتا ہے۔ مگر ہم نے زور دیا ہے۔ تڑپھ کر نکل جائے تو پھر سامنے
ہوتا ہے۔ اور پہلو سے پھر مُنہ پر آتا ہے۔ ہاتھی کا کلہ اور کان
زخمی ہو جاتا ہے۔ اُسے مُڑنا مشکل۔ دوسرے اور تیسرے حملہ میں
ہاتھی بھاگ جاتا ہے۔ وہ گردن پُھلا کر وہیں کھڑا رہتا ہے۔ اور نعرہ بھی
کرتا ہے۔ ہاتھی مُڑ کر نہیں دیکھتا۔ جب وہ کوئی ۵۰ قدم نکلی تا ہے
تب یہ اپنی جگہ سے ہٹتا ہے۔ اور غللاً غللاً سینہ میں حوصلہ بلبلاتا
جاتا ہے۔ یہ حالہ اسکی یونہی بیٹھا ہو۔ تو بھی ہوتی ہے۔ لوگ اسے پالتے
ہیں۔ اور گوشت کھانے کو دیتے ہیں مگر اُس میں اہلیت نہیں آتی۔
ہم نے اُسے ایسا بنایا اور وہ ایسا ہی رہا۔ اُسکی بات ہے۔ اور وہ یہ
ہے کہ اگر اسے گوشت میں نمک دیا کریں۔ سیر میں ایک چھٹانک۔ اور
یہ کم سے کم ۲۰ - ۲۵ دن ہو۔ تو اُسمیں چیرنے پھاڑنے کی جو صفت
ہے وہ نہیں رہتی۔ پھر ہم دیتے ہیں۔ اور ہم ہی اُٹھا لیتے ہیں۔ ہم ہیں کہ

اپنی قدرۃ میں آپ ہیں قدرۃ! قدرۃ! قدرۃ! نہیں ہے اُسکی نہایۃ
ہو عبُودِیّۃ میں۔ دیکھو گے اُلوہیۃ میں۔ بس یہی ہو۔

چیتا

اِسے بھی ہم نے ویسا ہی بنایا مگر جسم چھوٹا دیا۔ بہادر! اور دلاور!
وہ ہاتھی کے سامنے نہیں ہوتا۔ ہرن۔ بکری اور کبھی گائے پر بھی ہمۃ
کرتا ہے۔ اُسکی غذا یہی ہے۔ اور یہ ہم نے دی ہے۔ لوگ اسے پالتے
ہیں۔ وہ مانوس بھی ہو جاتا ہے۔ مگر ڈرہی رہتا ہے کبھی کبھی چیتے بانوں
کو پھاڑ بھی ڈالتا ہے۔ اِس وقت کہیں تو مارا جاتا ہے اور کبھی بہلا کر
پھر باندھ لیتے ہیں۔ اسکو پنیر بھاتا ہے۔ چکتی سامنے رکھیں تو چاٹتا
ہے اور مزہ لیتا ہے۔ چیتہ بان اُسے مالوف کرتے ہیں تو اسی سے۔
اور کہتے جاتے ہیں۔ تو بڑا بہادر! تو دلاور! تیرا باپ بہادر تھا!
تیرا دادا بہادر تھا! پھر تو بھی تو وہی ہے!۔ دوسرا کہتا ہے۔ وہی

صاحب! وہی! اس کے داوانے ہاتھی پر... (اور یہ کہ کر چپ)
پہلا کہتا ہے۔ پھر یہ کیا ہاتھی کو مانے؟ ایک اور کہتا ہے۔ پے تو
کر لگا شیر پر۔ (اور اُس کی طرف منہ کر کے کہتا ہے) کیوں؟ ہو؟
چیتا منہ اُٹھا کر دیکھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ اور سوچتا ہے۔ اور
جس کے ہاتھ میں پنیر ہے اُسے دیکھتا ہے۔ وہ ڈرتا ہے۔ اور
مسکراتا ہے۔ اس طرح آدھی ٹکیا اُسے چٹاتے ہیں۔ یہ صبح کو۔
اور آدھی دوپہر کو۔ اس طرح ۷۔ ۸ دن تک۔ ایک بات اور
ہے۔ ۷ دن کے بعد جب پنیر دے چکیں تو ایک ڈلی گڑ کی۔ کوئی
تولہ۔ یا زیادہ۔ اُسکے منہ میں دیدیا کریں۔ اس کی تاثیر یہ ہوگی
کہ وہ شکار پر تو آئے گا۔ اور خوب آئے گا۔ آدمی پر۔ نار۔
یہ اُن سے ہو۔ جو ہوں ہماری طرف۔ وہ ہم سے مانگیں ہم
اُنہیں دیں۔ تم ہو۔ پاؤ گے۔ نہیں؟ نہ ہو۔ جاؤ یہاں
یہی ہے۔ بس یہی ہے۔

خاتمہ

کیوں جے چند! آج کیا دن ہے؟ جو ہم نے تم سے وعدہ
کیا تھا۔ دیکھو! وہی دن۔ وہی تاریخ۔ اور وہی اشخاص دیکھو
باہر۔ ہم اپنا **فلسفہ** کیسا پورا کرتے ہیں۔ ہم جبکہ تم ہند میں ہو گے
پروفیسر آزاد۔ یہ کتاب دینگے۔ اور وہ نام دیں گے جو ہند میں
ہوتے ہیں۔ آج تم ہم **یونان** میں۔ یہاں کے خیال سے نام دئے
ہیں۔ تم دیکھو گے۔ وہاں یہ **فلسفہ** کیونکر پورا کرینگے۔ ہاں پروفیسر
آزاد دیکھو۔ تم نے ہم سے دعا کی۔ ہم نے اُدھر التجا کی۔ دونو اثر
ایک ہو کر۔ ایک ہو کر۔ ایک ہو کر۔ فروتنی امیدوار ہوئی۔
جب یہ ہوا! تو یہ ہوا۔ اچھا شکر ہے کہ ہوا۔ اب یہ دعا ہے
کہ اسے **برکت** ہو۔ برکت تو اسے ہو گی لوگوں کو **اذعان** اور
اعتقاد! یہ تو اِدھر ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی اُدھر ہی سے ہوتا ہے

ہوتا ہے۔ ہوتا ہے تو پھر کیا؟ وہی۔ یہ دعا۔ التجا۔ یہ تضرّع۔
کرو۔ ہوگا۔ تم ہو محل مستوجب۔ ہو! ہو تو سکتے ہو۔ کرو تو۔ نہ کرو
نہ ہو۔ اچھا۔ دیکھ لو۔ نہ کیا۔ نہ ہوئے۔ تم نہ کرو۔ نہ ہو گے۔
بس یہی ہے۔